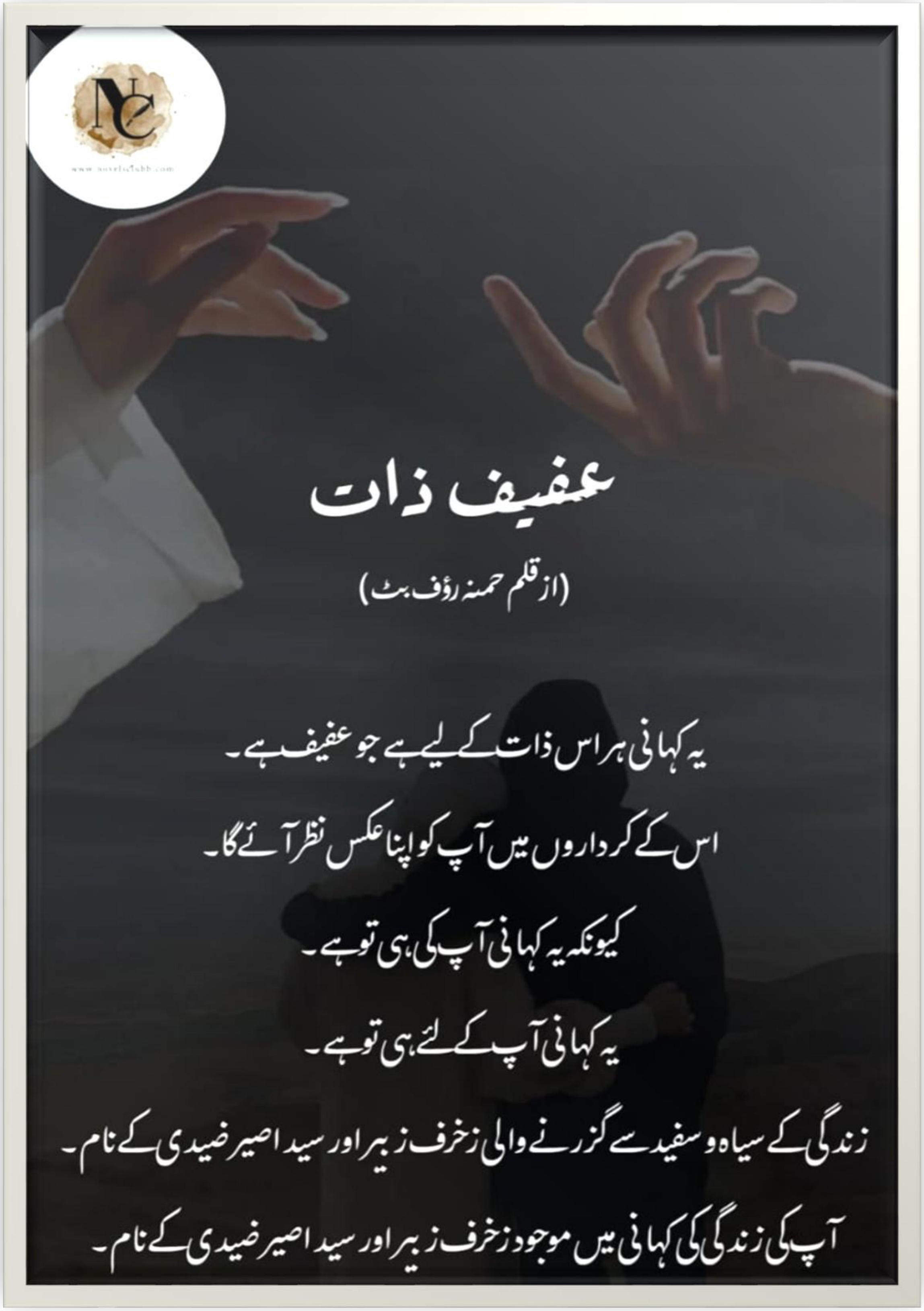
عفیف ذات
(از قلم حمنہ رؤف بٹ)
یہ کہانی ہر اس ذات کے لیے ہے جو عفیف ہے۔
اس کے کرداروں میں آپ کو اپنا عکس نظر آئے گا۔
کیونکہ یہ کہانی آپ کی ہی تو ہے۔
یہ کہانی آپ کے لئے ہی تو ہے۔
زندگی کے سیاہ و سفید سے گزرنے والی زخرف زبیر اور سید اصیر ضیدی کے نام۔
آپ کی زندگی کی کہانی میں موجود زخرف زبیر اور سید اصیر ضیدی کے نام۔

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عفیف ذات

از

حمنہ رؤف

یہ کہانی ہر اس ذات کے لیے ہے جو عفیف ہے۔

اس کے کرداروں میں آپ کو اپنا عکس نظر آئے گا۔

کیونکہ یہ کہانی آپ کی ہی تو ہے۔

www.novelsclubb.com

یہ کہانی آپ کے لئے ہی تو ہے۔

زندگی کے سیاہ و سفید سے گزرنے والی زخرف زبیر اور سید اصیر ضیدی کے نام۔

آپ کی زندگی کی کہانی میں موجود زخرف زبیر اور سید اصیر ضیدی کے نام۔

اس وقت وہ اپنے کمرے سے گزر کر بالکنی میں رکھے جھولے پر بیٹھی آسمان کو تک رہی تھی۔آسمان بادلوں سے پاک اس وقت سیاہ ہو چکا تھا۔ان گنت ستارے اور ایک چاند سب سے جدا،سب سے منفرد،دور ہو کر بھی پاس موجود تھا۔وہ اپنے خیالوں کی دنیا میں گم آسمان پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔تب ہی ہلکی سی دستک دے کر کوئی کمرے میں داخل ہوا اور اس کو کمرے میں موجود نا پاکر بالکنی میں آگیا۔زخرف اپنے خیالات میں اتنا گم تھی کہ کسی کی موجودگی کا احساس ہی نہیں ہوا تب ہی خدیجہ کے پکارنے پر یکدم خیالوں کی دنیا سے باہر آئی۔

زخرف!"نرمی سے مخاطب کیا گیا۔"

ج۔۔۔جی پھوپھو!"ابھی بھی وہ مکمل طور پر اپنی خیالی دنیا سے باہر نہیں آئی تھی۔اسی" لئے ذرا ہچکچا کر جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

آج تم میرے کمرے میں نہیں آئیں؟ورنہ جب تک تم مجھے مجھے دن بھر کی روداد نہ سنا" دو تمہیں چین نہیں آتا!"لہجے میں مصنوعی خفگی واضح تھی۔

نہیں پھوپھو بس آج پتہ نہیں کیوں میرا دل نہیں کر رہا تھا۔"اس نے سانس باہر خارج کرتے ہوئے کہا البتہ اس کی نظریں ابھی بھی آسمان پر موجود تھیں۔

تم پریشان ہو تو مجھ سے شئیر کر سکتی ہو۔ جیسے ہمیشہ کرتی ہو۔"خدیجہ نے اس کے ہاتھ پر نرمی سے اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اپنائیت سے کہا۔

پھوپھو آج تایا ابو نے ابا کو جو کہا ہے آپ کو نہیں لگتا کہ یہ سب غلط ہے۔ کچھ عجیب ہے۔" میری عمر ابھی اتنی نہیں ہے کہ میں ان چکروں میں پڑوں۔ آپ کو پتہ ہے، بلکہ سب کو ہی پتہ ہے کہ مجھے آگے لاء پڑھنا ہے اور تائی امی اس حق میں بالکل نہیں ہیں کہ میں لاء پڑھوں۔اور ذوہان بھائی؟ان سے کسی نے ان کی رضامندی پوچھی ہے؟"اب اس نے آسمان سے نظریں ہٹا کر خدیجہ کی جانب فکر مندی سے دیکھا۔

یہ سب ذوہان کی رضامندی سے ہی ہوا ہے زخرف!"زخرف کے چہرے کے تاثرات یکدم بدلے۔اب مرحلہ شاکی کے عالم میں آنے کا تھا۔

کیا مطلب؟"اس نے اپنے منہ سے نکلتے سنا۔"

مطلب یہ ہے کہ وہ تمہیں پسند کرتا ہے۔ کب سے، یہ میں نہیں جانتی لیکن وہ تمہیں" پسند کرتا ہے، تمہاری عزت کرتا ہے اور میرا یہی خیال ہے کہ تمہیں ایک دفعہ کھلے دماغ سے اس کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ جیسا کہ بھائی نے کہا کہ تمہارے ہر فیصلے کا وہ احترام کریں گے۔ اسی طرح میں بھی یہی کہوں گی کہ تمہارا ہر فیصلہ میرے لئے بھی قابلِ احترام ہے۔ لیکن اگر تمہارا فیصلہ ذوہان کے حق میں نہیں ہو گا تو مجھے اس کی وجہ ضرور بتانا بیٹا۔"

نرمی سے یہ کہہ کر وہ جانے لگیں جب زخرف کی آواز پر قدم تھمے۔

میں نے ان کو کبھی اس نظر سے نہیں دیکھا لیکن کچھ دنوں سے کچھ تھا۔۔۔۔۔۔کچھ تھا" ان کی نظروں میں جو پہلے مجھے کبھی نہیں دکھا۔ ان کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک دیکھی تھی جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔

www.novelsclubb.com

(آنکھوں کے سامنے ذوہان کے گھڑی دینے والا منظر یونہی آیا۔)

دل کہہ رہا تھا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔دماغ کہہ رہا تھا جانے دو زخرف کچھ نہیں ہے، یہ بس تمہارا وہم ہے، سب ٹھیک ہے۔اس کا مطلب دل ٹھیک تھا پھوپھو، دل کے معاملات میں دل ہی کے الہام سچے نکلتے ہیں۔۔۔"اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا اور اب وہ ذرا دیر کیلئے رکی، پھر بولی۔"لیکن پھوپھو آپ فکر نہ کریں اقرار ہو یا انکار میں آپ کو وجہ ضرور بتاؤں گی۔ بھلا آپ کو نہیں بتاؤں گی تو کس کو بتاؤں گی؟"آخری جملہ کہتے ہوئے اس کے لبوں پر مدھم سی مسکراہٹ ابھری۔خدیجہ نے مسکراتے ہوئے اس کے گالوں کو نرمی سے تھپتھپایا اور منظر سے غائب ہو گئیں۔

****

کمرے کو دیکھ کر یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے اس میں تھوڑی دیر پہلے کوئی طوفان آیا ہو۔کوئی بھی چیز اپنی جگہ پر موجود نہیں تھیں بلکہ سنگھار میز پر پڑی تمام چیزیں فرش کی نذر بہت ہی بے رحمی سے کی گئی تھیں۔ میٹھی اور پرکشش مہک کمرے کے اس حال کے باوجود بھلی معلوم ہو رہی تھی۔زمین پر پڑے لال رنگ کے کانچ کے ٹکڑوں کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا

جیسے کسی نے اُس پرفیوم کی بوتل کو پوری قوت کے ساتھ زمین پر پٹخا ہو اور وہ نتھنوں میں گھسنے والی خوشبو بھی شاید اسی نسوانی پرفیوم کی تھی۔ مرکز میں دیکھیں تو اجڑا دیار بنے، ٹھنڈے فرش پر بیٹھی حمنہ کے چہرے پر دنیا جہان کا حسد تھا۔ آنکھوں میں لگائے گئے کاجل نے رونے کے باعث آنکھوں کے نیچے تک کالک مل دی تھی شاید وہ اسی کالک کی حقدار تھی۔ بکھرے بالوں کے ساتھ وہ فرش پر ایک گھٹنے سے بیٹھی تھی۔ اچانک کمرے میں تبسم (حمنہ کی والدہ) داخل ہوئیں اور کمرے کی حالت دیکھ کر اپنا سر پکڑ لیا۔

حمنہ یہ تم نے کیا کیا ہے؟ پاگل ہو گئی ہو؟" انہوں نے حمنہ کے کندھوں کو پکڑ کر " جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

حمنہ نے زخمی مسکراہٹ کے ساتھ چیختے ہوئے کہنا شروع کیا۔۔۔"ہاں حمنہ پاگل ہو گئی ہے! خالو میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ خالہ میرے ساتھ اتنی بڑی زیادتی کیسے کر سکتی ہیں امی؟ ذوہان تو حمنہ کا تھا! بلکہ تھا کیا وہ حمنہ کا ہے! ایسے کیسے زخرف کے ساتھ شادی ہو گی ذوہان کی؟ میں ہونے ہی نہیں دوں گی۔ اور امی آپ میری یہ بات یاد رکھ لیں میں ساری دنیا کو آگ لگا دوں گی اگر ذوہان کی شادی زخرف کے ساتھ ہو گئی۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو محبت میں صرف خود کو نقصان پہنچائیں۔ میں محبت میں

www.novelsclubb.com

بدلے لینے کی عادی ہوں امی۔ میں ایک ایک کو مار دوں گی اور سب سے پہلے زخرف کو۔ ذوہان میری محبت نہیں ہے وہ میرا جنون ہے امی اور میرے نزدیک جنونیت میں ہر گناہ کی معافی ہے۔مار دینے کی بھی اور مر جانے کی بھی!"اس کی آنکھوں میں اس وقت خون اترا ہوا تھا اور الفاظ میں زہر! وہ اس وقت واقعی مار دینے اور مر جانے کے موڈ میں تھی۔اب وہ اٹھی اور سنگھار میز پر پڑا لکڑی کا برش اٹھا کر پوری قوت سے شیشے میں دے مارا۔ تبسم نے یکدم اپنے ہاتھوں کو کانوں پر رکھا، آنکھوں کو زور سے بند کیا اور ایک زوردار نسوانی چیخ کمرے میں ابھری۔ایک لمحہ! بس ایک لمحہ لگا تھا کانچ کو ٹوٹ کر زمین پر بکھرنے میں۔ وہ بالکل ایسے ہی ٹوٹ کر زمین پر بکھرا تھا جیسے حمنہ کا اعتماد! اس کا اعتماد بھی تو ٹوٹ کر بکھر گیا تھا۔اب ہر چیز کو فنا کر دینے کی باری تھی۔دنیا کو راکھ کر دینے کا وقت ہوا چاہتا ہے۔

****

www.novelsclubb.com

اگر ہم شاہ ہاؤس پر اس وقت نظر دوڑائیں اور رضیہ اور نگزیب کے کمرے میں جائیں تو وہ ہمیں کمرے میں ادھر سے ادھر پریشانی کے عالم میں چکر کاٹتی نظر آئیں گی۔

ذوہان اور زخرف ؟۔۔۔نہیں ! نہیں ! نہیں !"رضیہ دھیمی آواز میں بڑبڑائی اور" مسلسل نفی میں سر ہلایا۔تب ہی کمرے میں ہلکی سی دستک ہوئی اور دروازے کو اندر کی طرف آہستہ سے دھکیلا گیا۔

امی میں آجاؤں ؟"ذوہان نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔آج زندگی میں پہلی بار ایسا ہوا تھا جب" وہ اپنی ماں سے جھجک رہا تھا۔اپنی ماں کو مطلع کیے بغیر زندگی کا سب سے بڑا قدم اٹھایا تھا، جھجھکنا تو بنتا تھا۔

(کچھ دنوں پہلے کی بات ہے جب اس نے اورنگزیب سے زخرف کے بارے میں بات کی تھی اور اورنگزیب نے اس کی پسند کو سراہا تھا۔لیکن ذوہان کو رضیہ سے یہ بات تب تک چھپانے کو کہا تھا جب تک وہ زبیر سے خود بات نہ کر لے۔)

www.novelsclubb.com

رضیہ اب بیڈ کے کنارے پر بیٹھ چکی تھیں۔البتہ چہرے کے تاثرات کافی سخت تھے۔

ذوہان کمرے میں آیا اور پاس پڑی کرسی کو گھسیٹ کر رضیہ کے مقابل بیٹھ گیا۔

اچھا اب کچھ تو بولیں!" پانچ منٹ کی مسلسل خاموشی کے بعد ذوہان نے اس خاموشی کو" توڑتے ہوئے کہا۔

مجھے 'تم' سے یہ امید نہیں تھی ذوہان۔ تم نے مجھے بتانا تک مناسب نہیں سمجھا؟ کیا یہ" حیثیت ہے تمہاری نظر میں اپنی ماں کی؟" رضیہ نے آنکھوں میں نمی لاتے ہوئے کہا۔ شاید پانچ منٹ کی مسلسل خاموشی میں قیامت تک کی منصوبہ بندی کر لی گئی تھی۔ ہاں! رضیہ اور نگزیب قیامت تک کی منصوبہ بندی کر چکی تھیں۔ اسی لئے اب وہ قدرے پُر سکون انداز میں جواب دے رہی تھیں۔

امی میں شرمندہ ہوں۔ لیکن مجھے لگا آپ نہیں مانیں گی۔ اور ابھی ابو نے چچا سے بس" بات ہی تو کی ہے۔" اس نے رضیہ کے ہاتھ کو نرمی سے تھامتے ہوئے سوچ سوچ کر ایک ایک لفظ ادا کیا۔ رضیہ نے اس کی یہ بات سن کر فوراً سے ہاتھ چھڑوایا اور کہا۔

www.novelsclubb.com

تمہارا کیا مطلب ہے بس بات کی ہے؟ ماں ہوں میں تمہاری! مجھے تو تم نے کان و کان خبر نہیں ہونے دی۔ کوئی کسر نہیں چھوڑی تم نے مجھے ذلیل کروانے کی ذوہان!۔۔۔ تبسم "کو کیا جواب دوں گی اب میں؟

دوپٹے کے پلو سے نقلی آنسو پونچھے۔

"کیا مطلب ہے آپ کا کہ کیا جواب دوں گی؟" ذوہان نے الجھتے ہوئے استفسار کیا۔

"حمنہ کی پیدائش پر میں نے اس سے تمہاری بات طے کر دی تھی۔ اب میں کیا منہ دکھاؤں گی اپنی بہن اور بھانجی کو؟"

"کیا مطلب امی کہ کیا منہ دکھاؤں گی؟ میری طرف سے صاف انکار ہے!۔۔۔۔ حمنہ سے شادی؟ واقعی؟ امی وہ مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتی اور پھر شادی تو بہت دور کی بات ہے۔ زخرف سے شادی نہ بھی ہو تب بھی میں حمنہ سے کسی صورت شادی نہیں کروں گا۔ امی میں زخرف نہیں ہوں جو لوگوں کو جج نہ کروں! میں ذوہان اورنگزیب ہوں اور میں لوگوں کو جج کرتا ہوں۔" اس نے سنجیدگی اور غصے کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ کہا۔

رضیہ کو تو اپنے کانوں پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔ اتنا زہر گھول رکھا ہے زخرف نے حمنہ کے خلاف؟ اللہ غارت کرے تجھے زخرف! (رضیہ نے من ہی من میں زخرف کو دہائیاں دیں)۔

حمنہ میں کیا کمی ہے؟ نمازی پرہیزگار ہے، مجال ہے جو کبھی وہ نامحرم کے سامنے ڈوپٹے" کے بغیر آجائے۔ سب کا اتنا خیال رکھتی ہے۔ اتنی سوگھڑ ہے اور وہ 'زخرف'!"زخرف کا نام لیتے ہی ماتھے پر بل اور چہرے کے تاثرات سخت ہوئے۔

وہ زخرف جو جمعے کی نماز بھی بامشکل پڑھتی ہے۔ جھوٹ تو اس کی رگوں میں دوڑتا ہے۔" دنیا جہان کی پھوہڑ اور تیز لڑکی ہے وہ جس کی دس گز کی زبان ہے۔ میں پوچھتی ہوں اس میں ایسا ہے ہی کیا؟ اس نے ضرور تمہیں کوئی پٹی پڑھائی ہے ورنہ میرا بیٹا میری پسند کے خلاف ایسے کہہ ہی نہیں سکتا۔"وہ مسلسل بے یقینی میں دائیں بائیں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

امی خدا کیلئے بس کر دیں اور وہ آپ کی بھانجی۔ میں بتاؤں آپ کو کہ وہ کتنی متقی اور" پرہیزگار ہے؟ ایک ماہ پہلے میری بزنس میٹنگ تھی ایک کلائنٹ کے ساتھ، اور محترمہ وہاں نازیبا کپڑوں میں بیٹھی پتہ نہیں کس آوارہ لڑکے کے ساتھ لنچ کر رہی تھیں، بیسیوں بار میں نے آپ کی لاڈلی بھانجی کو سگریٹ پیتے دیکھا ہے اور سنیں گی یا اب بس کر دوں؟ پہلے مجھے بھی یقین نہیں آتا تھا۔ لیکن اب آ چکا ہے۔ امی پرہیزگار کہلانے اور پرہیزگار بننے میں بڑا فرق ہے۔ نیک ہونا آسان ہے۔ نیک بننا مشکل ہے!۔۔۔ بہت مشکل! اس لئے

اب آپ مجھ سے حمنہ کے بارے میں تو بات نہ ہی کیجئے کیونکہ 'میں لوگوں کو جج کرتا ہوں۔ہر لحاظ سے'!"آخری جملے پر زور دیتے ہوئے وہ اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔اپنا فیصلہ سنا کر وہ جا چکا تھا۔خدا جانے کس کے حق میں کون لکھا تھا!"

****

داؤد اپنے کمرے میں بیٹھا فون استعمال کر رہا تھا۔تب ہی اصیر نے دروازے پر دستک دی۔

آجائیں!"نرمی سے کہا گیا۔دروازہ اندر کی جانب دھکیلا گیا اور اصیر اندر پھیکی مسکراہٹ" کے ساتھ داخل ہوا۔اس نے سیاہ رنگ کا ٹریک سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

ارے بھائی کتنی دفعہ کہا ہے آپ کو ایسے نہ پوچھا کریں'بس آجایا کریں۔لیکن آپ کے" سلیقے ختم نہیں ہوتے۔"داؤد نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہاں۔۔۔اچھا ٹھیک ہے داؤد مجھے تمہارا سیل فون چاہیے تھا!"وہ کچھ الجھا ہوا نظر آرہا" تھا۔

جی جی لے لیں لیکن خیریت؟" داؤد نے اپنا فون اصیر کو تھماتے ہوئے کہا۔"

ہاں بس میرا فون فالحال کام نہیں کر رہا، صبح ریپیئرنگ کرواؤں گا۔ مجھے کچھ ضروری کالز" کرنی تھیں۔ میں تمہیں تھوڑی دیر تک دے جاتا ہوں۔ شکریہ داؤد!" دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ وہ فون لیتا کمرے سے چلا گیا۔ لیکن اندر بیٹھے داؤد کو کچھ کھٹک رہا تھا۔ کچھ تو گڑبڑ ہے! وہ سوچتا ہی رہ گیا۔

****

موسم آج خاصہ خوشگوار تھا۔ لاہور کے موٹروے پر چلتی گاڑیوں میں سے ایک گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ذوہان سنجیدگی سے گاڑی چلا رہا تھا۔ ایک ہفتہ ہونے کو تھا لیکن اس کی اور زخرف کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ دونوں کی ہمت ہی نہیں ہوئی کہ ایک دوسرے کو کچھ کہیں۔ پچھلی سیٹ پر بیٹھی زخرف، باہر کے منظر کو دیکھنے میں مگن تھی۔ اس کا موڈ آج کافی دنوں بعد کچھ اچھا تھا۔ وجہ شاید اس کا آج ضرورت سے زیادہ اچھا ہونے والا انٹرنس ٹیسٹ تھا۔ ذوہان نے فرنٹ مرر سے اس کو

دیکھااور گلہ کھنگالتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔اب کسی کو تو پہل کرنی ہی تھی تو کیوں نہ ہمیشہ کی طرح ذوہان یہ پہل کرے۔

زخرف ٹیسٹ کیسا ہوا؟" عام سے لہجے میں پوچھا گیا جبکہ نظریں سامنے ہی تھیں۔"

"جی اچھا ہو گیا۔امید تو ہے کہ میرٹ لسٹ میں نام آجائے گا۔"

ذوہان کے ساتھ بیٹھا کیف دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ "ایک سے بڑھ کر ایک اداکار ہیں دونوں۔ایک ہفتے بعد بات کر رہے ہیں اور ذرا انداز تو دیکھو ان دونوں کا ہنہہ! اتنے اچھے تو ہیں ذوہان بھائی، لیکن اس چڑیل کے نخرے ہی وکھرے ہیں۔ پچھلے ایک ہفتے سے کتابوں میں ایسے گھسی ہوئی تھی جیسے اس کے پڑھنے سے تو کشمیر آزاد ہو جانا ہے۔ خیر چھوڑ کیف تُو نٹس سے باتیں کر۔" خیالات کو جھٹک کر اب وہ واپس سے فون میں گھس چکا تھا۔

گاڑی میں ایک دفعہ پھر سناٹا چھا گیا۔کیف نے ایئر پوڈز لگائے ہوئے تھے جبکہ زخرف مسلسل باہر کے نظاروں سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

زخرف کلاسس کب سے سٹارٹ ہو رہی ہیں؟" ذوہان نے کلائی میں پہنی گھڑی پر ایک" نگاہ ڈالتے ہوئے پوچھا۔نارمل رہنے کی اداکاری بھی تو کرنی تھی۔

اگلے ماہ سے !" تین لفظی جواب آیا۔"

ویسے تو بڑی زبان چلتی ہے اس کی۔اب صرف 'اگلے ماہ سے ؟'انسان کچھ بول ہی لیتا" ہے۔اب میں اور کیا پوچھوں اس سے ؟اس کی تو زبان کو تو قفل ہی لگ گیا ہے۔ایسا بھی کیا کر دیا میں نے ؟رشتہ ہی تو مانگا ہے.نہ اقرار کرتی ہے نا انکار !اب بندہ کرے بھی تو کیا کرے ؟گھر جا کر بات کرتا ہوں اس سے۔"ذوہان نے دل ہی دل میں سوچا اور بیزاری سے سانس باہر خارج کی۔

اس وقت ان کو گھر پہنچے تین گھنٹے ہو چکے تھے۔زخرف اس وقت خدیجہ کے کمرے میں بیٹھی اپنے ٹیسٹ کا تفصیلی حال بتا رہی تھی۔

افف پھوپھو کیا ہی بتاؤں آپ کو جو صبح پڑھ کر گئی تھی وہی آیا۔رات کو یاد ہے مجھے ایک" ٹاپک کلئیر نہیں تھا۔شکر کریں اس کے سولیوشن کی ویڈیو دیکھ لی میں نے۔بالکل وہی سوال آیا تھا۔پتہ ہے ساتھ ایک لڑکا بیٹھا تھا۔مسکینوں والی لُکس دے رہا تھا لیکن میں نے ایک لفظ بھی نہیں بتایا۔بھلا میں کیا پاگل ہوں جو اپنے نمبر کسی کو دے دوں ؟ایگزامز میں تو تھوڑا بہت چلتا ہے لیکن انٹرنس ٹیسٹ میں تو بھئی میری توبہ جو میں کسی کو کچھ بتاؤں !

ایک لفظ بھی نہیں بتانا چاہیے۔ خیر شکر ہے میرا ٹیسٹ تو اچھا ہو گیا۔" مسلسل بولنے سے شاید وہ تھک گئی تھی اس لئے اب خاموش ہوئی تو خدیجہ بولیں۔

اس کا مطلب ہے اگلے ماہ سے تم اسلام آباد جا رہی ہو؟" خدیجہ نے ہونٹوں پر ہلکی سی تبسم اور آنکھوں میں نمی لاتے ہوئے پوچھا۔

ان شاءاللہ پھوپھو! آپ کو تو معلوم ہے کہ میں نے کتنی محنت کی ہے۔اور آج جب میں" یونیورسٹی کے داخلی دروازے پر پہنچی نا، تب تو میں جذباتی ہی ہو گئی تھی۔ آہ! وہ یونیورسٹی مجھے بہت پسند ہے پھوپھو! اُفف پھوپھو بس دعا کریں کہ ایک دفعہ سب طے ہو جائے۔" اس نے پلنگ پر پڑے تکیے کو گھٹنوں پر رکھتے ہوئے حسرت سے کہا۔

ان شاءاللہ سب بہترین ہو گا۔ لیکن تم نے اب تک کوئی جواب نہیں دیا۔اس ایک ہفتے" میں، میں نے تم سے کچھ نہیں پوچھا کیونکہ تمہارا ٹیسٹ تھا۔ لیکن اب؟ اب تو تمہاری یونیورسٹی بھی شروع ہونے والی ہے زخرف! انکار یا اقرار؟ یوں بات کو بیچ میں لٹکایا نہیں جا سکتا بیٹا۔اور تم ان معاملات کو سمجھتی ہو کہ یہ کتنے پیچیدہ ہوتے ہیں۔" خدیجہ نے

سنجیدگی سے کہا لیکن چہرے پر ابھی بھی مدھم مسکراہٹ تھی شاید وہ ابھی بھی اس یونیورسٹی کا سوچ رہی تھی۔

جی میں سوچتی ہوں اور میں آپ کو جلد بتادوں گی۔ چلیں اب میں جا رہی ہوں اپنے" کمرے میں، اللہ حافظ !"ایک دفعہ پھر وہ بات کو ٹال کر کمرے سے باہر جا چکی تھی۔

رات کا ناجانے کون سا پہر تھا جب وہ لال رنگ کی قمیص اور نیچے سفید ٹراؤزرز پہنے، آدھے بالوں کو کیچر میں بند کئے دبے قدموں سیڑھیاں اترتے ہوئے کچن میں آئی، لیکن ذوہان کو دیکھ کر وہ انہیں قدموں سے واپس جانے ہی لگی جب ذوہان کی آواز پر اس کے قدم تھمے۔

زخرف مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ کیا ہم تھوڑی دیر کیلئے بات کر سکتے" ہیں؟"ذوہان نے ہاتھ میں چائے کا مگ پکڑتے ہوئے کہا جس میں سے اٹھتے دھوئیں کے بے رنگ مرغولے ہوا میں تیرتے ہوئے نظر آرہے تھے۔

ج۔۔۔جی۔۔۔ضرور!"اس نے ہچکچاتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر بولا۔ جس چیز سے وہ ایک ہفتے سے بھاگ رہی تھی اب وہ خود اس کے مقابل آکھڑی تھی۔اب ٹال مٹول کا تو جواز ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ٹھیک ہے تم لان میں چلو میں تمہارے لئے بھی ایک کپ چائے بنا کر لاتا ہوں۔ پھر ہم" بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔"سنجیدگی سے یہ کہہ کر اس نے اپنا مگ سلیپ پر رکھا اور ساس پین میں پانی ڈالنے لگا۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔آپ یونہی آجائیں۔"زخرف نے بیزاریت سے کہا۔" مزید انتظار، مطلب مزید خواری اور اسی سے وہ بچنا چاہ رہی تھی۔

انکار ہی تو کرنا ہے میں نے!اس کیلئے چائے کا کپ بنانے کی کیا ضرورت ہے؟اس نے) (دل ہی دل میں ذوہان کی اس حرکت کو کوسا۔

میں نے کہا ہے تم جاؤ میں آرہا ہوں۔مجھے معلوم ہے تم چائے بنانے ہی آئی تھیں۔"لہجہ" اٹل، بارعب اور مؤدبانہ تھا۔اس لئے اب اس کا رخ لان کی جانب تھا۔آسمان صاف اور

شفاف تھا۔ چاند کو بادلوں نے اپنی اوٹ میں چھپا رکھا تھا۔ کبھی بادل ہٹتے تو چاند نظر آ جاتا۔ ستاروں سے پاک اس سیاہ آسمان اور چاند کی آنکھ مچولی کو دیکھتی وہ لان میں رکھی کرسی پر بیٹھی ٹانگوں کو مسلسل ہلا رہی تھی۔ تب ہی ذوہان نے چائے کا کپ سامنے پڑی میز پر رکھا۔ اور خود زخرف کے مقابل بیٹھ گیا۔ زخرف نے ایک نگاہ چائے کے کپ پر ڈالی اور ایک ذوہان پر، جواب چائے کے گھونٹ بھر رہا تھا۔ وہ اب تک ٹانگیں ہلا رہی تھی۔ تھوڑی دیر تک دونوں میں خاموشی رہی تو ذوہان بولا۔

تم نے جواب نہیں دیا اب تک!"اس نے چائے کا مگ میز پر رکھتے ہوئے نارمل انداز" میں کہا البتہ مگ میں ابھی بھی چائے باقی تھی۔

کس بات کا؟"زخرف نے معصومیت سے کہا۔"

(آہ بیوقوف کہیں کی! انڈیا کا کوئی ڈرامہ چل رہا ہے جو کچھ نہیں پتہ ہو گا۔ غلط لائن بول دی اتنی دیر سے تو کچھ اور بولنے کا سوچا تھا۔ زخرف نے دل ہی دل میں خود کو ملامت کی۔)

ذوہان نے ہلکا سا قہقہہ لگایا اور کہا۔

اوہ کم آن زخرف! تمہیں پتہ ہے میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں۔" زخرف نے آگے سے کوئی جواب نہیں دیا تو ایک دفعہ پھر دونوں کو خاموشی نے آگھیرا۔ یہ خاموشی کبھی کبھار کتنا شور کرتی ہے اور یہ شور کبھی کبھار دل کی دنیا کو بہرا کر دیتا ہے۔ ذوہان نے ایک دفعہ پھر اس وقفے کو توڑا اور سنجیدگی کے ساتھ کہنا شروع کیا۔

میں سوچتا ہوں تم ہو گی تو زندگی اچھی گزر جائے گی۔ یہ نہیں کہوں گا کہ تم منع کر دو گی" تو میں کبھی کسی سے شادی نہیں کروں گا۔ کر ہی لوں گا میں کسی اور سے شادی لیکن دل کہتا ہے جب 'تم' ہو تو کسی اور سے شادی کی تک بنتی ہی نہیں ہے۔ جب بہترین ہے تو بہتر کی چاہ کیوں؟ محبت کے دعوے نہیں کر سکتا لیکن پسندیدگی کا اظہار تو کر ہی سکتا ہوں۔ اس لئے میں تم سے یہی کہوں گا مجھے ایک موقع دو۔ میں ہمیشہ دھوپ میں سائے کی طرح تمہارا محافظ رہوں گا، تمہاری زندگی میں آنے والی ہر خزاں کو بہار بنانے کی پوری کوشش کروں گا۔ لعنت ہو مجھ پر اگر میری وجہ سے تمہیں کبھی کوئی تکلیف پہنچے، کبھی تمہاری آنکھیں نم ہوں۔ لیکن پھر یہی کہوں گا مجھے ایک موقع ضرور دینا۔" وہ بغیر وقفے کے بغیر بولا اور بس ایک نگاہ زخرف پر ڈالی جس کا چہرہ ہر قسم کے جذبات سے پاک تھا جب کہ نظریں گھاس پر کسی غیر مرئی نقطے کی جانب مرکوز تھیں۔ ذوہان کے خاموش ہونے پر

www.novelsclubb.com

اس نے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھا جو زخرف ہی کی طرف دیکھ رہا تھا۔شاید اتنا بول لینے کے بعد اب وہ جواب کا منتظر تھا۔

مقابل بیٹھی لڑکی کو لاجواب کر دیا گیا تھا۔اب وہ جواب دے بھی تو کیا؟لیکن پھر بھی اس نے ہمت مجتمع کر کے بولا۔

میں آپ کی پسندیدگی کا احترام کرتی ہوں۔۔۔لیکن میری پڑھائی؟"اس نے رک" رک کر بولا۔البتہ اب اس کی نظریں ذوہان کی جانب نہیں تھیں۔

تمہاری پڑھائی؟۔۔۔میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس میں کوئی خلل نہیں آئے گا۔" پانچ سال کا لاء ہے نا؟میں پانچ سال انتظار کر لوں گا!لیکن میں چاہتا ہوں ابھی بس۔۔۔۔ایک رسمی بات طے ہو جائے۔۔۔۔منگنی وغیرہ کر کے کچھ؟"اس نے زخرف کی جانب بھنویں بھینچتے ہوئے دیکھا۔اعتراف کی گھڑی کے وقت سامنے والی کی شکل پر بارہ کیوں بجے ہوتے ہیں؟اظہارِ پسندیدگی کر رہے ہو یا قرضہ مانگ رہے ہو بھئی؟

زخرف اپنی جگہ سے اٹھی اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

چائے میں ایک چمچ کافی اچھی بنی تھی۔ہاں کافی تھوڑی زیادہ ڈل گئی تھی۔ لیکن پھر بھی" ایک 'موقع 'تو دیا جا ہی سکتا ہے۔"اس نے لفظ 'موقع' پر زور دیتے ہوئے نرمی سے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

موقع؟کس چیز کا موقع؟ چائے بنانے کا یا زندگی؟۔۔۔او میرے اللہ ! یہ لڑکی میری" سمجھ سے باہر ہے۔"ذوہان نے بے بسی سے آسمان کی جانب دیکھا اور چہرے کو دونوں ہاتھوں میں گراتے ہوئے بڑبڑایا۔ لیکن دل کو کچھ اچھا لگ رہا تھا۔گٹ فیلنگ کہہ رہی تھی کہ جاؤ ذوہان اور نگزیب تمہیں موقع دے دیا گیا ہے۔"لیکن زندگی اتنی آسانی سے کہاں موقع دیتی ہے؟ پہلے ایڑیاں رگڑواتی ہے۔ناجانے کہاں کہاں کہ خاک چھاننے پر ! مجبور کرتی ہے تب جا کر پا لینے کا یا پا کر کھو دینے کا 'موقع' دیتی ہے۔آہ یہ بے رحم زندگی

****

www.novelsclubb.com

سلور گرے اور ہلکے آسمانی رنگ کی فراک زیب تن کیے۔کانوں میں خوبصورت آویزے پہنے،ہاتھوں پر مہندی لگائے،گندمی چہرے کو ہلکے پنک میک اپ کا ٹچ دیے اور آسمانی

رنگ کے ڈوپٹے کو، (جس کے باڈر پر سلور رنگ کے نگوں کا نفیس کام کیا گیا تھا) سر پر سلیقے کے ساتھ سیٹ کر کے وہ اس وقت حسن کی ملکہ لگ رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے آسمان سے کسی دیوی کو ذوہان اور نگزیب کیلئے خاص زمین پر سجا کر لایا گیا ہے۔ اس وقت وہ خود کو شیشے میں دیکھتے ہوئے ہلکا سا مسکرا رہی تھی۔

یہ والے ٹرائے کریں میم آپ یہ زیادہ اچھے لگیں گے!" میک اپ آرٹسٹ اس کو کان" میں پہنے آویزوں کو بدلنے کا مشورہ دے رہی تھیں۔

نہیں نہیں بس کریں۔ یہ تو بہت بڑے ہیں۔ اور فنکشن اتنا بڑا نہیں ہے۔ سب فیملی کے" ہی ہیں۔ مجھے لگ رہا ہے پہلے ہی سب اوور ہو گیا ہے۔ پلیز اب مزید کوئی چینج نہیں دیں آپ۔" اس نے کچھ چڑتے ہوئے میک اپ آرٹسٹ سے کہا جو پچھلے آدھے گھنٹے سے اس کے آویزے بدلوانے پر بضد تھی۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے جیسی آپ کی مرضی میم! ویسے آپ تو ابھی بھی بہت خوبصورت لگ رہی" ہیں۔" میک اپ آرٹسٹ نے مودبانہ انداز میں کہا اور کمرے سے چلی گئی۔ تب ہی عابدہ

کمرے میں داخل ہوئیں جنہوں نے پیچ رنگ کا سوٹ زیب تن کیے بالوں کا جوڑا بنا رکھا تھا۔زخرف ان کو دیکھ کر مسکرائی۔

بہت شکریہ بیٹا تم نے ہمارا سر نہیں جھکنے دیا۔ہمارا مان رکھ لیا۔"عابدہ نے آنکھوں میں" آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے کہا۔

اماں بس بھی کریں اب۔ابھی تو بس انگیجمنٹ ہے۔اور کیا ضرورت تھی یہ فنکشن رکھنے" کی؟بس ایسے ہی طے کر لیتے آپ لوگ!"زخرف نے بیزاری سے کہا۔

اچھا اب زیادہ باتیں نہ کرو۔باہر چلو تا کہ ہم رسم کریں۔اور ذرا سب کے سامنے دانت" نکال نکال کر باتیں مت کرنا، تھوڑا شرما لینا۔لڑکیاں شرماتی ہوئی اچھی لگتی ہیں۔"عابدہ کی ہدایات کا پلندہ کھل چکا تھا.

توبہ ہے اماں! منگنی پر نہیں شرماتا کوئی۔یار ویسے اب تو کوئی شادی پر بھی نہیں" شرماتا۔۔۔"وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ عابدہ نے دیسی ماؤں کی طرح ایک گھوری کروائی۔ جس کو دیکھتے ہی زخرف نے سنجیدگی سے کسی روبوٹ کی مانند کہا۔

"راجر باس! میں شرما بھی لوں گی اور دانتوں کی نمائش بھی کم سے کم ہو گی۔"

دیسی ماں نے آنکھوں کا سائز واپس اپنی نارمل حالت میں کیا اور اس کو لے کر کمرے سے لان میں چلی گئیں۔ لان کو فیری لائٹس اور پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ شاہی صوفے کے دائیں اور بائیں جانب ایک ایک کرسی رکھی گئی تھی اور سارے لان میں صوفوں کو فاصلے سے سیٹ کیا گیا تھا۔ اس شاہی صوفے پر بیٹھے ذوہان نے سفید رنگ کی شلوار قمیص پر واسکٹ پہن رکھی تھی جس کی بیس آف وائٹ جبکہ اوپر ہلکا پستہ رنگ کا کام ہوا تھا۔ بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وہ اس وقت فون پر نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

یار دیکھ لے 'قیدی' تو اب تک نہیں آیا۔" دوسری جانب سے شاید فون اٹھالیا گیا تھا۔"

کیا مطلب ؟ تو نہیں آرہا؟ ٹھیک ہے دوست کی منگنی سے بڑھ کر ہے دنیا کا ہر کام ؟"""

ذوہان نے حیرانی سے استفسار کیا۔

نہیں۔۔۔ نہیں اب تُو زیادہ بہانے مت بنا اور اب میری قبر پر ہی آئیں۔ منگنی ہونے" اور مرنے کی ایک ساتھ مبارکباد وہیں وصول کرلوں گا" اور پھر ٹھک سے فون بند کر دیا گیا۔ شاید سامنے والے کو بولنے کا موقع ہی نہیں دیا گیا تھا۔ ذوہان نے فون کی سکرین پر ایک نظر ڈالتے ہوئے بڑبڑایا اور سر جھٹکا۔

قیدی کہیں کا!"تب ہی زخرف لان میں داخل ہوتی نظر آئی۔ جس کے دائیں جانب خدیجہ اور بائیں جانب عابدہ تھیں۔ صوفے پر بیٹھی حمنہ سرخ رنگ کی لپسٹک اور سیاہ رنگ کی فراک جس کا سیاہ رنگ کا دوپٹہ اس نے سر پر سلیقے سے اوڑھ رکھا تھا۔ جتنی بے دلی سے وہ تیار ہوئی تھی، سب اس کے چہرے سے واضح نمایاں تھا۔ ذوہان زخرف کو دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ آنکھوں میں اپنی پسند کو پالینے کی چمک نمایاں تھی۔ ساتھ کھڑی رضیہ اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہی تھیں اور حمنہ کے چہرے پر اڑتے رنگ دیکھ رہی تھیں جس کو انہوں نے یقین دہانی کروائی تھی کہ بس یہ منگنی ہو جائے پھر وہ سب ٹھیک کرلیں گی۔ قیامت تک کی منصوبہ بندی کا پہلا مرحلہ شاید ہر بات کو خاموشی کے ساتھ قبول کر لینے کا تھا۔ زخرف اور ذوہان کو کو صوفے پر ایک ساتھ بٹھا کر اب وہ اس کے رخساروں کو چوم رہی تھیں۔ مجبوری بھی ہم سے کیا کچھ کرواتی ہے۔ آج رضیہ کو اس کا اندازہ ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

بہت پیاری لگ رہی ہو بیٹا۔"رضیہ نے مصنوعی اپنائیت کے ساتھ کہا۔"

شکریہ تائی امی!"زخرف کو اسی دن سے کچھ عجیب سا لگ رہا تھا جب رضیہ مانی تھیں۔" لیکن معجزے اسی دنیا میں ہوتے ہیں کیا پتہ تائی امی بدل گئی ہوں۔ اس جھوٹے دلاسے سے

اس کو تسلی تو کسی طور نہ ہوئی تھی لیکن پھر بھی اس نے خود کو فالحال یہ جھوٹی تسلی دینے میں ہی عافیت جانی۔اس نے ایک نظر۔۔۔بس ایک نظر اٹھا کر ذوہان کو دیکھا جو ساتھ بیٹھے کیف سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔وہ دونوں ایک ہی صوفے پر بیٹھے تھے لیکن پھر بھی ان کے درمیان ایک کشن کا فاصلہ تھا۔آج پہلی دفعہ وہ اسے اچھا لگا تھا۔اس کو کبھی ذوہان سے کوفت نہیں ہوئی۔وہ محافظ بن کر اس کا خیال رکھتا تھا۔آج اس محافظ سے ایک الگ ہی تحفظ کا احساس ہو رہا تھا۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو ماشاءاللہ!"خدیجہ نے محبت سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا اور ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئیں۔

"شکریہ پھوپھو!لیکن آپ کو کیا ہوا ہے؟آپ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی۔کچھ دنوں سے میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ کی رنگت بھی زرد ہوتی جا رہی ہے۔اور کل آپ کے سر میں درد تھا وہ کیسا ہے اب؟"اس نے ایک کے بعد ایک سوال کی لائن لگا دی۔

"میں ٹھیک ہوں اور سر کا درد بھی بہت بہتر ہے۔میں نے دوائی بھی لے لی تھی۔معمولی سا مائیگرین ہے۔ٹھیک ہو جائے گا۔اور اگر تمہیں اس طرح بولتے ہوئے عابدہ بھابھی

نے دیکھ لیا تو پھر وہ ہوں گی اور ان کی آنکھیں ہوں گی تم پر۔اس لئے خاموشی سے بیٹھی رہو۔" ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔تب ہی سر میں درد کی ایک لہر دوڑی جو پچھلے ایک دو ہفتے سے بڑھتی جا رہی تھی۔

توبہ پھوپھو آپ کو نہیں پتہ انہوں نے مجھے کتنی نصیحتیں کی ہیں کمرے میں۔اچھا کیا آپ" نے یاد کروا دیا۔"اس نے اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔رضیہ جو سامنے کھڑی سب سے مبارکبادیں وصول کر رہی تھیں۔زخرف کے ساتھ آتی کرسی پر بیٹھیں جس پر کچھ دیر پہلے خدیجہ براجمان تھیں۔ہاتھ میں پکڑی سرخ رنگ کی مخملی ڈبی کو آرام سے کھولا۔تو اس میں ہیرے کی انگوٹھی دور تک اپنی چمک پھیلاتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ذوہان کے ساتھ بیٹھی عابدہ شاہ نے بھی سیاہ رنگ کی ڈبی کو کھولا تو اس میں سے سادہ پلیٹینم کی انگوٹھی چمکتی ہوئی نظر آئی۔اس نے ایک نگاہ عابدہ کو دیکھا جن کی آنکھوں میں نمی تھی۔اس نے متشکر انداز میں سر کو ذرا سا خم دیا اور عابدہ کے کان میں ہلکی سی سرگوشی کی۔

www.novelsclubb.com

فکر نہ کریں چچی! خیال تو میں اس کا پہلے بھی رکھتا تھا۔اب تو وہ مجھے اپنی جان سے زیادہ" عزیز ہے۔زیادہ لمبی تقریر نہیں کروں گا۔لیکن جب تک میں ہوں تب تک زخرف کو

کچھ نہیں ہو گا۔ میں ہونے ہی نہیں دوں گا۔ یہ ذوہان کا وعدہ ہے آپ سے۔" اس نے شرارت سے ایک آنکھ کو ہلکا سا دباتے ہوئے کہا۔

مجھے تم پر اعتبار ہے بیٹا!" عابدہ نے نرمی سے اس کے گالوں کو تھپتھپایا اور آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا۔

کیف ہاتھ میں پکڑے کیمرے سے ہر منظر کو قید کر رہا تھا۔ کیمرا واقعی ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ کیمرے کی آنکھ وہ واحد آنکھ ہے جس سے خوشی کے لمحات کو قید کر کے دوبارہ دیکھا جا سکتا ہے۔

رضیہ نے انگوٹھی کو ڈبی سے باہر نکالا اور زخرف کے ہاتھ میں پہنا کر اس کے گلے لگیں۔ اسی طرح عابدہ نے بھی ذوہان کو انگوٹھی پہنائی اور اس سے پہلے وہ ذوہان کو پیار کرتیں، ذوہان نے ان کے ہاتھوں کو نرمی سے بوسہ دیا، ان کی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا۔ اس کے بعد نا جانے کتنے لوگوں سے مبارکبادیں وصول کیں۔ تب ہی اس نے ایک نظر زخرف کو دیکھا جس کو دیکھنے سے وہ گریز کر رہا تھا۔ کاش یہ خواب نہ ہو، کاش تم

حقیقت میں مجھ سے منصوب کر دی گئی ہوز خرف۔ خیر اس نے اپنی سوچوں کو جھٹک کر زخرف کی جانب اپنا رخ کیا اور کہا۔

اچھی لگ رہی ہو۔ مبارک ہو زخرف!"بس اس سے اتنا ہی کہا گیا تھا۔اس کے دل کی" دھڑکن رفتہ رفتہ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ ذوہان اور نگزیب اس وقت کرۂ ارض کا سب سے زیادہ خوش نصیب انسان تھا۔ آج وہ شکرانے کے جتنے نفل پڑھتا کم تھے۔ کسی کو چاہ کر پا لینے کی خوشی ہر خوشی سے بڑی ہوتی ہے۔ اور اس بات کا اندازہ ذوہان اور نگزیب کو آج ہو چکا تھا۔ مگر اس سارے منظر کو کوئی تھا جو دور سے سب دیکھ رہا تھا۔ کوئی تھا جو اگر یہ سب قریب سے دیکھ لیتا تو شاید کب کا مر جاتا۔ کوئی تھا جس کے خوابوں کا گھر اس کے سامنے ٹوٹا تھا اور وہ کچھ نہ کر سکی تھی۔ کوئی تھا جو بچپن سے کسی کو چاہتا تھا۔ کوئی تھا جس کی چاہت ادھوری ہی رہ گئی تھی۔ آنکھوں کا کٹورا آنسوؤں سے بھرا ہوا تھا۔ گلے میں کوئی گولا سا اٹکا ہوا تھا۔ آج سب خوش تھے۔ لیکن ایک تھا جس کو دیکھ کر کسی کو بھی ترس آ جاتا۔اس کو دیکھ کر واقعی لگ رہا تھا کہ کوئی بہت اپنا ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ سب کے چہرے خوشی سے ٹمٹما رہے تھے جبکہ ایک تھی جس کے چہرے پر ماتم کا سا سماں تھا اور وہ تھی حمنہ! کوئی اس سے پوچھے تو وہ اس کو بتائے کہ ٹھکرائے جانے کی اذیت کیا ہوتی ہے۔ کبھی

www.novelsclubb.com

جلتے کوئلوں پر چل کر دیکھا ہے؟ کبھی جیتے جی کسی کو مرتے دیکھا ہے؟ کبھی کسی کا دل چکنا چور ہوتے دیکھا ہے؟اگر نہیں دیکھا تو آج کوئی حمنہ کو دیکھ لے۔اب واقعی ہر چیز کو فنا کر دینے کی باری تھی۔

****

اپریل کا مہینہ شروع ہو چکا تھا۔یہ زخرف کی منگنی سے ڈیڑھ ہفتے بعد کی بات ہے۔اس کا نام قائدِ اعظم یونیورسٹی میں آچکا تھا۔اس وقت وہ ہمیں اپنے کمرے میں پیکنگ کرتی ہوئی نظر آئے گی۔کمرے کا حال ناقابلِ دید تھا۔سامنے بیٹھا کیف بیزاریت سے اس منظر کو دیکھ رہا تھا۔

لاہور میں کیا کوئی یونیورسٹی نہیں بچی جو تم اسلام آباد پڑھنے جارہی ہو؟"اس کے لہجے " میں واضح طنز تھا۔زخرف نے اس پر ایک شرارتی نگاہ ڈالی اور اس کے قریب آکر معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔

"کیف کیا تم مجھے ابھی سے مس کرنا شروع ہو گئے ہو؟"

ارے ہٹو! مِس ؟۔۔۔وہ بھی تمہیں؟ کبھی اچھائی کو بھی برائی نے یاد کیا ہے؟ ہنہہ""" کیف نے فوراً وہاں سے اٹھتے ہوئے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ایک تو اس چڑیل کو سب پتہ چل جاتا ہے جتنے بھی نارمل انداز میں پوچھ لو! ظاہر ہے مس) کروں گا یار۔اس چڑیل کو نہیں کروں گا تو کس کو کروں گا؟ لاہور میں ہی لے لیتی ایڈمیشن۔اب اس کے بغیر تو گھر میں مزا بھی نہیں آئے گا۔سب کس سے لڑوں گا یار! (اس نے دل ہی دل میں افسوس سے سوچا۔

لو بھئی! تمہیں کس نے کہا کہ اچھائی، برائی کو یاد نہیں رکھتی؟ اچھائی اور برائی کا ساتھ تو" قیامت تک کا ہے۔یہ دونوں قیامت تک ساتھ رہیں گی۔نہ اچھائی برائی کو بھولے گی اور نہ برائی اچھائی کو! لیکن بازی اچھائی لے جائے گی۔اور تم یعنی برائی پیچھے رہ جاؤ گے، گدھے!"اس نے کیف کے سر پر ایک چت لگاتے ہوئے کہا۔اچھا چلو اب نکلو میرے کمرے سے۔کل مجھے اسلام آباد کیلئے بھی نکلنا ہے۔وہ منہ بناتا کمرے سے جانے ہی لگا جب زخرف نے اسے روکا۔

www.novelsclubb.com

میں بھی تمہیں بہت مِس کروں گی کیف۔"اس نے آنکھوں میں آئی نمی کو روکتے"
ہوئے کہا۔

ہاں تو نہ جاؤ نہ یار۔یہیں کہیں پڑھ لو۔اسلام آباد کو برباد کر کے کیا کرنا ہے؟لاہور تو"
تمہارے زہر سے پہلے ہی تباہی کے دہانے پر ہے۔میں نہیں چاہتا کہ تم وہاں جا کر اسلام
آباد میں اپنا زہریلا پن پھیلاؤ!"اس نے اپنے آنکھوں میں آتی نمی کو روکتے ہوئے شرارتی
انداز میں کہا۔

تم تو دفعان ہی ہو جاؤ کیف!تم نٹس سے ہی باتیں کرو کیونکہ تم اس کے ہی قابل ہو۔"
اب جاؤ یہاں سے وائی فائی۔"زخرف نے بیڈ پر پڑا تکیا پوری قوت کے ساتھ اسے مارنا چاہا
لیکن تب تک وہ کمرے سے غائب ہو چکا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

عابدہ اور زبیر اس کو اسلام آباد چھوڑنے آئے تھے۔اپنوں سے دور ہونا بھی کیا عذاب
ہے۔اس کو تو ابھی سے سب یاد آنے لگے تھے۔خدیجہ جو اس کے آتے ہوئے اپنے

آنسوؤں کو نا جانے کیسے ضبط کیے بیٹھی تھیں۔ کیف کچھ کہتا نہیں ہے لیکن کچھ باتیں کہیں تو نہیں جاتیں نا۔ ذوہان جو بار بار اسے اپنا خیال رکھنے کا کہہ رہا تھا جیسے وہ کوئی چھوٹی بچی ہو۔ ان سب کے بغیر وہ پانچ سال کیسے گزارے گی۔ یہ سوچ سوچ کر وہ روہانسی ہو رہی تھی۔ لیکن اب اس خوبصورت شہر میں زخرف زبیر آچکی تھی۔ اب یہ تو اللہ ہی جانے اداسیاں بڑھانے یا ان کو مٹانے آئی تھی!

بادل آج برس کر آسمان کو صاف اور شفاف کر چکے تھے۔ شاید آسمان کا دل بھی بادلوں کی صورت میں رو کر ہلکا ہو جاتا ہے۔ تب ہی بارش کے بعد آسمان اتنا صاف اور شفاف دکھتا ہے۔ ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا سے موسم مزید سہانا ہو رہا تھا۔ ہلکے پنک رنگ کی قمیص کے ساتھ ہم رنگ ٹراؤزر زیب تن کیے وہ سفید رنگ کے ڈوپٹے کو گلے میں رسی کی مانند لیے اس وقت اپنے ہوسٹل کے کمرے کے باہر سامان لئے کھڑی تھی۔ جگہ نئ تھی، لوگ بھی نئے تھے۔ اس لئے وہ تھوڑا ہچکچا رہی تھی۔ اس کے گال اور ناک بھی ہلکے ہلکے گلابی ہو رہے تھے۔ کندھے پر جھولتے بالوں کو پیچھے کر کے بیگ اٹھاتے ہی اس نے آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھولا۔ کمرے میں دو لکڑی کے سنگل بیڈ اور ان کے ساتھ سائیڈ ٹیبل، سامنے موجود لکڑی کی ایک الماری اور اس کے ساتھ بیت الخلا کا لکڑی کا دروازہ تھا۔ دائیں

www.novelsclubb.com

جانب والے بیڈ کے سامنے ایک سٹڈی ٹیبل رکھی گئی تھی۔بظاہر کمرہ صاف اور قدرے بہتر لگ رہا تھا۔وہ کمرے میں آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی آئی تب ہی بیت الخلاء سے ایک پر کشش نفس تولیے سے منہ کو خشک کرتا ہوا نظر آیا۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!"اس پر کشش نفس نے بغیر کسی جھجھک کے اپنی" خوبصورت آواز کا سحر پھونکتے ہوئے سلامتی پیش کی۔یونہی خدیجہ شاہ کی یاد آئی تھی۔وہ بھی ایسے ہی سلامتی بھیجتی تھیں۔

کیسی ہیں آپ؟"جواب نہ آنے پر ایک اور سوال کیا گیا۔"

وعلیکم السلام! میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں؟"زخرف نے نرمی سے مسکراتے ہوئے" کہا۔

www.novelsclubb.com

"Alhumdullilah Life is Good, God is kind!"

میرا نام حور الفردوس ہے۔" سانولی رنگت، پرکشش نقوش، مسحور کر دینے والی آواز، "
قد زخرف سے ذرا ایک انچ لمبا، سر پر سفید رنگ کا حجاب اور سیاہ رنگ کی کھلی سی فراک
میں ملبوس وہ لڑکی اپنا نام بتاتی زخرف کے قریب آ رہی تھی۔

میرا نام زخرف زبیر ہے اور میں لاہور سے ہوں۔" زخرف نے بھی اپنائیت سے "
مسکراتے ہوئے بتایا۔

ماشاءاللہ! اس کا مطلب آپ سفر کر کے آ رہی ہیں۔ یقیناً آپ تھک گئی ہوں گی۔ آپ "
آرام کر لیں پھر میں اور آپ مل کر آپ کی الماری سیٹ کر لیں گے۔" کیا تھی یہ لڑکی جو
بولتی تھی تو دل کرتا تھا کہ اس کو سنا جائے۔

نہیں! نہیں! آپ کا بہت شکریہ میں کر لوں گی۔ اور میں تھکی ہوئی نہیں ہوں آرام بعد "
میں ہو جائے گا۔ پہلے میں چاہ رہی تھی کہ ہم کمرہ سیٹ کر لیں۔ میں سو گئی تو مجھے اٹھانا
مشکل ہو جائے گا۔" اس نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔

چلیں یہ تو اچھی بات ہے۔ میں آپ کی مدد کرواتی ہوں اور ویسے بھی پرسوں سے یونی "
سٹارٹ ہو جائے گی، ہمیں وقت نہیں ملے گا پھر۔ کل صرف اورینٹیشن ہے تو اتنا کام نہیں

www.novelsclubb.com

ہو گا۔ لیکن آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں کام کو جلد ہی سمیٹ لیناچاہیے۔"اب وہ زخرف کے ہاتھ سے اٹیچی کیس لے کر بیڈ پر رکھ رہی تھی۔

تمہارا بیڈ کون سا ہے؟"وہ آپ سے تم پر اتنی جلدی آئی تھی کہ اس کو خود بھی یقین نہیں آرہا تھا۔

ویسے تو آپ کی مرضی ہے لیکن میں کل اس پر سوئی تھی۔ دراصل میں کل ہی آگئی" تھی۔"اس نے دائیں جانب رکھے بیڈ کی طرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اچھا! چلو پھر کام شروع کرتے ہیں۔"اس نے اپنی آستینوں کو اوپر چڑھاتے ہوئے کہا۔" ایک گھنٹے کے اندر اندر وہ دونوں سارے کپڑے الماری میں اور ساری کتابیں سٹڈی ٹیبل کے اوپر بنے بک ریک میں رکھ کر اب بیڈ پر بیٹھ چکے تھے۔

شکر ہے کام ہو گیا۔ اچھا حور اب صبح اورینٹیشن تو نو بجے ہے۔ تو میں اور تم ایسا کریں گے" کہ آٹھ بجے ہی چلے جائیں گے۔ تھوڑا یونیورسٹی کو بھی دیکھ لیں گے کیا کہتی ہو؟"زخرف نے اپنے بیگ سے نمکو کے دو پیکٹ نکالے اور ایک حور کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔

چلیں ٹھیک ہے آپ کو جیسے ٹھیک لگے۔" حور مسکرائی اور نمکو کا پیکٹ کھولتے ہوئے" کہا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت جلدی گھل مل گئی تھیں۔ حور کا تو پتہ نہیں لیکن زخرف زبیر کسی سے اتنی سہولت سے بات کرے تو سمجھ جاؤ کہ وہ شخص اسے بس اچھا لگ گیا ہے۔ اور اسے حور اچھی ہی تو لگی تھی۔

کیا تم مجھے 'تم' نہیں کہہ سکتیں؟ مطلب اب تو ہمارا ساتھ بہت ٹائم کا ہے تو اب کیا تم مجھے "'آپ' ہی کہو گی اتنے عرصے؟" زخرف نے حیرانی سے استفسار کرتے ہوئے کہا۔

میں 'آپ' کو 'آپ' کہنے میں زیادہ کمفرٹیبل ہوں زخرف! اور آپ کا نام بہت پیارا" ہے۔" وہ اتنی خوبصورتی سے بات کو بدل گئی تھی کہ زخرف کو پتہ ہی نہیں چلا۔

شکریہ! زخرف کا مطلب ہوتا ہے سونا، کسی چیز کا انتہائی دلکش اور خوبصورت ہونا۔"""
اس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ تب ہی فون کی سکرین جگمگانا شروع ہو گئی اور اس پر لکھا نام دیکھ کر وہ ذرا سا مسکرائی اور فون اٹھا کر کمرے میں کھلتی بالکنی میں چلی گئی جہاں ایک دو گملوں کے علاؤہ اور کچھ نہ رکھا تھا۔

جی اماں! کیسی ہیں؟ خیریت سے گھر پہنچ گئی ہیں؟ میں ابھی آپ کو ہی فون کرنے لگی تھی۔" اس نے بالکنی کے سامنے موجود باغ کو دیکھا جس کی گھاس بارش کی وجہ سے نم نظر آرہی تھی۔ایک سو اسی کے زاویے پر آنکھوں کو گھمائیں تو اسی طرح کی بہت سارے ٹیرس ہمیں اطراف میں نظر آئیں گے۔دروازے کے قریب کرسی پر بیٹھا گارڈ جو کہ بظاہر پٹھان دکھتا تھا اس وقت خوابِ خرگوش کے مزے لیتا ہوا نظر آئے گا۔

ہاں بیٹا ہم خیریت سے پہنچ گئے تھے الحمدللہ! تم بتاؤ آرام کیا اور سب ٹھیک ہے بیٹا کوئی پریشانی تو نہیں ہے؟" عابدہ نے ممتا بھرے لہجے میں کہا۔

نہیں اماں آرام تو اب تک نہیں کیا۔ صبح اورینٹیشن ہے اور اب تک میں سوئی نہیں ہوں۔اللہ ہی مجھے اٹھائے گا اب صبح ٹائم پر۔ذرا سب سے میں پانچ پانچ منٹ بات کرلوں" پھر سوتی ہوں جا کر۔آپ بھی اپنا بہت سارا خیال رکھیں۔

www.novelsclubb.com

اچھا باقی سب تو اب سو گئے ہیں تم ایسا کرو خدیجہ سے بات کرلو۔" انہوں نے خدیجہ کو فون تھماتے ہوئے کہا۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! کیا حال ہے میری زخرف کا؟"ضبط کرنے کے باوجود" آنکھیں دوبارہ نم ہوگئی تھیں۔

وعلیکم السلام پھوپھو! میں ٹھیک ہوں۔آپ کیسی ہیں؟ مجھے بتائیں آپ کے سر کا درد " کیسا ہے اب؟"زخرف نے پیشانی پر بل لاتے پوچھا۔

میں ٹھیک ہوں میری جان! اب تم آرام کرلو۔ہم صبح بات کریں گے۔ذوہان سے " تمہاری بات نہیں ہوسکی۔لیکن وہ مجھے کہہ کر سویا ہے کہ جب بھی تم سے بات ہو تو میں " تمہیں کہہ دوں کہ تم اپنا خیال رکھو۔

پھوپھو میں اپنا خیال رکھ رہی ہوں۔ذوہان بھا۔۔۔"بھائی کہتے ہوئے اس نے اپنی" زبان کو دانتوں میں دبایا اور ایک آنکھ بند کرتے ہوئے کہا۔

مطلب ذوہان کا تو آپ کو پتہ ہی ہے۔خیر شکر ہے پھوپھو آپ لوگوں نے ابھی صرف" منگنی کی ہے۔نکاح تک مجھے ذوہان بھائی کو ذوہان بولنے کی پریکٹس تو ہو جائے گی۔ورنہ میں تو بھائی کہہ کہہ کر اپنی زندگی میں ایک نئے عذاب کو دعوت دے لینی تھی۔ چلیں پھوپھو اب میں فون رکھ رہی ہوں۔اپنا بہت سارا خیال رکھیے گا اور دوائی وقت پر لیجیے

گا۔اللہ حافظ !" یہ کہہ کر وہ بالکنی سے واپس کمرے میں گئی تو کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔ حور سو چکی تھی۔اس کے سائیڈ ٹیبل کا لیمپ جل رہا تھا۔وہ بیڈ پر لیٹی، بالوں کو کیچر کی قید سے آزاد کیا اور نیند کی وادی اس پر ہمیشہ کی طرح مہربان ہو گئی تھی۔

****

شاہ ہاؤس میں اس وقت آئیں اور خدیجہ شاہ کے کمرے میں جائیں تو وہ ہمیں بیڈ پر بظاہر سوتی ہوئی نظر آئیں گی۔ان کے چہرے کی جانب دیکھیں تو پسینے کے ننھے ننھے قطرے پیشانی پر واضح ہوں گے۔وہ سوتے ہوئے بھی کسی بے چینی میں مبتلا تھیں شاید وہ کوئی خواب دیکھ رہی تھیں !کوئی بھیانک خواب!

www.novelsclubb.com
****

اسلام آباد میں ایک نیا دن،ایک نئی امید اور ایک نئے دلاسے کے ساتھ شروع ہو چکا تھا۔ آج سورج نکلا تو تھا لیکن اس کی تپش محسوس نہ ہو رہی تھی۔سڑکوں پر گاڑیاں معمول کے

مطابق رواں دواں تھیں۔ چڑیاں اپنے گھونسلے سے روزی کی تلاش میں نکل پڑی تھیں۔ محنت کش اپنے پیٹ پالنے کیلیئے گھروں سے ایک نئی امید باندھے چل دیئے تھے۔اسی میں ہم یہاں ایک خوبصورت گھر کے کمرے میں آئیں جہاں سیاہ کاٹن کی شرٹ کے ساتھ، سرمئی پینٹ ملبوس کیئے، کلائی میں گھڑی پہنے،اور اپنے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں پلیٹینم کی انگوٹھی پہنے وہ اس وقت پرفیوم کی بوتل کو اپنی گردن کے پاس لے جاکر چھڑک رہا تھا۔ گھڑی اس وقت ساڑھے آٹھ بجا رہی تھی۔اور ینٹیشن کا ٹائم شروع ہونے میں ابھی آدھا گھنٹہ باقی تھا۔

****

یونیورسٹی کے داخلی دروازے پر کھڑی وہ مسکراتے ہوئے قدم اٹھا رہی تھی۔ سفید رنگ کی چکن کاری کی قمیص کے ساتھ ہم رنگ ٹراؤزرز زیب تن کیئے، ہلکے گلابی رنگ کے دوپٹے کو کندھے پر رکھے، میک اپ کے نام پر آنکھوں پر مسکارہ اور ہونٹوں پر ہلکا پنک گلاز لگائے وہ اس وقت حور سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔

حور تمہارا ڈیپارٹمنٹ کون سا ہے؟" زخرف نے یونیورسٹی کے اطراف نظریں" گھماتے، مصروف سے لہجے میں پوچھا۔

میرا بزنس ڈیپارٹمنٹ ہے۔" حور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کریم رنگ کی گھٹنوں سے" نیچے تک آتی کھلی فراک پر ہم رنگ حجاب لئے وہ سانولی سا وجود انتہائی پر کشش لگ رہا تھا۔

"آپ کا ڈیپارٹمنٹ کون سا ہے؟"

میرا لاء ڈیپارٹمنٹ ہے! اچھا میں سوچ رہی تھی کہ تم اپنے ڈیپارٹمنٹ میں جا کر اپنی" کلاس دیکھ آؤ میں اپنی دیکھ آتی ہوں۔ پھر ہم دونوں آڈیٹوریم چلیں گے۔ ہمیں نو بجے وہاں پہنچنا ہے۔ اور ہاں میں نے تمہارے فون کے کور کے نیچے سٹکی نوٹ رکھا ہے اس پر میرا نمبر ہے کوئی مسئلہ ہو تو کال کر لینا۔" زخرف نے مسکرا کر کہا۔ اب اس کا رخ لاء ڈیپارٹمنٹ کی جانب تھا۔ لاء ڈیپارٹمنٹ میں پہنچ کر اس نے اپنی کلاس تلاش کی اور وہاں پہنچ گئی۔ لکڑی کا دروازہ اندر کی جانب دھکیلا اور چاروں اطراف دیکھا تو کمرۂ جماعت میں اس کو کوئی نظر نہ آیا یعنی اب اس کا مزید وہاں رکنے کا کوئی جواز پیدا نہیں ہوتا۔ وہ جانے لگی

تب ہی اس کا فون بجا اس سے پہلے وہ اٹھاتی کسی نے پوری قوت سے کلاس کا دروازہ کھولا۔ زخرف دروازے کے سامنے کھڑی تھی اور اس حملے کیلئے بالکل تیار نہ تھی۔

سسسس!" منہ سے تکلیف کی وجہ بس یہ نکلا شاید دروازہ کچھ زیادہ ہی زور کا لگا تھا۔ اس" نے نظریں اٹھا کر سامنے کھڑے وجود کو دیکھا جو پریشانی سے کھڑا اس ہی کے دیکھنے کا منتظر تھا۔

آخر ویران آنکھوں کا آباد آنکھوں سے سامنا ہو ہی گیا۔ اب یا تو ویران آنکھوں کے آباد" "! ہونے کے باری تھی یا آباد آنکھوں کے برباد ہونے کی

www.novelsclubb.com

ہوش سنبھالتے ہی اس نے سیاہ شرٹ پہنے شخص کی جانب آنکھوں میں خون لاتے ہوئے دیکھا جو انتہائی شرمندہ نظر آرہا تھا۔ البتہ اس نے ابھی بھی اپنے بائیں بازو کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔ درد اب بھی کم نہ ہوا تھا۔

نابینا ہو؟ نظر نہیں آتی چار فٹ پانچ انچ کی لڑکی؟ آنکھیں ہیں یا بٹن؟" چیخنے کے انداز میں کہا گیا۔

"دیکھیں آئی ایم سوری۔ مجھے نہیں پتہ تھا آپ اندر ہیں۔ میں بس کلاس روم دیکھنے آیا تھا۔ میں معذرت خواہ ہوں۔" پہلی دفعہ کسی لڑکی کے ہاتھوں ذلیل ہو رہا تھا وہ بھی اتنی بری طرح! لعنت ہو تم پر اصیر ضیدی جو تم یہاں آئے۔

(اس نے من ہی من میں خود کو کوسا۔)

اب تو کوئی فائدہ نہیں ہے معذرت کا۔ اپنے ان نابینا آنکھوں کا علاج کروائیں آپ!"" پٹاخ سے منہ پر جواب دیا گیا۔

دیکھیں آپ کھڑی تھیں بیچ میں۔ خیر میں اب بات کو بڑھانا نہیں چاہ رہا۔ اور۔۔۔" وہ کچھ کہتا کہ اس کے الفاظ حلق میں ہی رہ گئے۔ زخرف نے جس بازو کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا وہ سفید سے لال ہو چکا تھا۔ زخرف نے اس کی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے اپنے ہاتھ کو اٹھایا تو ہاتھوں پر سرخ رنگ کا مائع تھا۔ اصیر نے دروازے پر ایک نظر دوڑائی جس سے باہر نکلتی کیل زخرف کے بازو پر لگی تھی۔

آپ کے تو خون نکل رہا ہے۔"اس نے پریشانی سے خود کو یہ کہتے سنا۔"

زخرف نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا، سامنے پڑی کرسی پر بیٹھی اور چیختے ہوئے کہا۔

"!جاؤ یہاں سے"

لیکن آپ کے۔۔۔۔!"وہ کچھ کہتا کہ ایک دفعہ پھر اس نے چیختے ہوئے کہا۔"

"I said leave!"

اس کے چلانے کی وجہ سے اصیر نے اپنے بیگ کی زپ میں سے چھوٹا سا سیاہ رنگ کا باکس نکالا اور ساتھ والی کرسی پر رکھ دیا۔

یہ لے لیں۔ کہیں بلیڈنگ زیادہ نہ ہو!"وہ یہ کہہ کر جانے لگا کہ حور اس کو کمرۂ جماعت" میں آتی نظر آئی۔اس نے ایک نظر اصیر کو دیکھا اور ایک زخرف کو جس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ہے یہاں؟ زخرف آپ ٹھیک ہیں؟"حور نے ابرو سکیڑتے ہوئے پوچھا۔"

آپ کی دوست کو دروازے اور اس میں ایک کیل تھا وہ لگ گیا ہے اور اسی لئے بلڈ نکل "رہا ہے۔آپ اس باکس سے ان کی وقتی طور پر ڈریسنگ کر دیں۔"

زخرف نے ایک نگاہ اس کو اٹھا کر دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو۔

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے اندھے! گدھے!"لیکن اس سے پہلے وہ کچھ کہتی اصیر وہاں سے چلا "گیا۔"

زخرف آپ ٹھیک ہیں؟ کیا ہوا ہے آپ کو؟"حور نے زخرف کے گالوں پر تھپتھپاتے "ہوئے پوچھا جس کی آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھیں۔"

حور!ت۔۔۔تم۔۔۔ایسا کرو کہ میرے ہاتھ سے اس خون کو صاف کر دو۔پھر میں بہتر "محسوس کروں گی۔"زخرف نے رک رک کر ہر لفظ ادا کیا۔اس کا گلہ خشک ہو رہا تھا۔"

اچھا میں ابھی کرتی ہوں۔آپ پریشان نہ ہوں۔"حور نے اس سیاہ باکس کو کھولا جس "میں مختلف قسم کے سنی پلاسٹ، پائیوڈین، الکوحل پیڈز، پیناڈول اور ایک دو ضروری چیزیں اور رکھی تھیں۔اس باکس کو دیکھ کر اس نے یونہی سوچا کہ عجیب آدمی ہے اپنے ساتھ یہ لے کر کون گھومتا ہے خیر اس نے زخرف کے ہاتھوں سے خون کو صاف کیا اور

آستینوں کو اوپر چڑھا کر الکوہل پیڈز سے اس کا زخم صاف کیا۔ زخم اتنا گہرا نہیں تھا لیکن خون زیادہ نکل چکا تھا۔ اس نے زخرف کی ڈریسنگ کر کے بیگ سے جوس کا ڈبہ نکالا اور اس کو تھمایا جواب پہلے سے بہت بہتر لگ رہی تھی۔

اب آپ کیسا محسوس کر رہی ہیں؟" حور نے اپنے ہاتھوں کو ٹشو سے صاف کرتے ہوئے" پوچھا۔

ہے۔ خون کا ایک (hemophobia) میں ٹھیک ہوں۔ دراصل مجھے ہیموفوبیا" قطرہ ہو یا پھر بہت زیادہ خون میری طبیعت بہت خراب ہو جاتی ہے۔ مجھ سے خون نہیں دیکھا جاتا۔ شکر ہے تم وقت پر آ گئیں۔" اس نے جوس کا ایک سپ لیتے اور منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

اوہ اس کا مطلب آپ کو بلڈ فوبیا ہے۔ چلیں اب ہم واپس ہوسٹل چلتے ہیں۔ آپ تھوڑا" "آرام بھی کر لینا۔ میں نے ٹائم ٹیبل نوٹ کر لیا ہے۔

ہاں چلو! سارا موڈ خراب ہو گیا اور وہ نابینا کہاں ہے؟" اس نے نابینا کہتے ہوئے ایک نظر" اس باکس پر ڈالی، اس کو کھول کر دیکھا اور حیران ہوئی۔

وہ تو یہ باکس دے کر چلا گئے تھے۔ آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟" حور نے نا سمجھی میں" استفسار کیا۔

عجیب کھسکا سکریو ہے! پہلے زخم دیتا ہے پھر مرہم پٹی بھی ساتھ لے کر گھومتا ہے۔ خیر" ملے گا تو دے دیں گے۔ جو چیزیں استعمال ہو گئی ہیں، ان کا مجھے بتا دینا میں فارمیسی سے پوری کر کے اس کو واپس کر دوں گی۔" اس نے اپنا بیگ اٹھایا اور کمرۂ جماعت سے باہر نکل گئی۔

****

www.novelsclubb.com

سفید رنگ کی ٹی شرٹ اور اور سیاہ ٹراؤزرز پہنے میں کمرے میں موجود راکنگ چیئر کی پشت سے اپنا سر ٹکا کر بیٹھا نا جانے کن سوچوں میں گم تھا۔

بھائی آپ نے کرتو لی تھی معذرت !اب کس بات کی پریشانی ہے؟"داؤد سے اس کی یہ" خاموشی برداشت نہیں ہورہی تھی۔تب ہی اس نے کچھ چڑتے ہوئے کہا۔

یار داؤد میں سوچ رہا تھا۔اس کا اتنا خون تو نہیں نکلا تھا جتنا اس لڑکی نے شور مچا دیا تھا۔" لیکن شاید وہ نفسیاتی ہو۔شاید کوئی دماغی مسئلہ ہو اس لڑکی کے ساتھ جو وہ پاگلوں کی طرح مجھ پر چلا رہی تھی۔ خیر اگر واقعی ایسا ہے تو اس پاگل لڑکی کے گھر والوں کے ساتھ مجھے ہمدردی ہے۔کیسے اس پھٹے ہوئے سپیکر کو جھیلتے ہوں گے۔توبہ !توبہ !"وہ جھرجھری لیتا راکنگ چیئر سے اٹھا اور وارڈروب سے کل یونیورسٹی جانے کیلئے کپڑے نکالنے لگا۔

ہاہاہاہا!"داؤد کا چھت پھاڑتا قہقہہ پورے کمرے میں گونجا۔"

اب تمہیں کیا دورہ پڑا ہے؟"اصیر نے ایک ابرو اٹھاتے ہوئے پوچھا۔"

بھائی میں بس سوچ رہا تھا اگر وہ لڑکی آپ کی کلاس فیلو ہوئی تو آپ اس پھٹے سپیکر کو کیسے" برداشت کریں گے؟"داؤد نے اپنی مسکراہٹ کو دباتے ہوئے کہا۔

اللہ نہ کرے ایسا ہو۔ میرا فرسٹ ایڈ باکس بھی اسی کے پاس ہے۔اب میں مانگتا اچھا" تھوڑی لگوں گا۔اچھا یہ جو قریب فارمیسی ہے وہاں سے میں ایک نیا باکس تیار کروا کر لاتا ہوں۔تم چلو گے ساتھ؟ واکنگ ڈسٹنس پر ہی ہے میں گاڑی میں نہیں جارہا۔"

"نہیں یار آپ ہی جائیں۔ میں تو اپنے کمرے میں جارہا ہوں۔اور آپ ایک نیا باکس تیار کروالیں یہ نہ ہو کل پھر کوئی پاگل لڑکی آپ کے ہاتھوں زخمی ہو جائے۔" اصیر اس کو پاس پڑی کوئی چیز مارنے ہی لگا لیکن وہ یہ کہتے ہی کمرے سے بھاگتا ہوا باہر نکل گیا۔اصیر نے اپنی لیدر کی جیکٹ نکالی اور پہن کر باہر چلا گیا۔

"ہاں اصغر جیسے ہمیشہ تیار کرواتا ہوں۔ویسے ہی کردو۔آج یہ فرسٹ ایڈ باکس بڑا کام آیا ہے۔" وہ فارمیسی میں کھڑا لڑکے کو سمجھا رہا تھا تب ہی دو لڑکیاں جن میں سے ایک نے ہلکے آسمانی رنگ کی کھلی فراک اور سفید رنگ کا حجاب زیب تن کیا ہوا تھا جبکہ دوسری لڑکی نے سیاہ رنگ کے کرتے کے ساتھ سفید شلوار اور سیاہ رنگ کی شال کندھوں پر اوڑھ رکھی تھی۔ بال معمول کے مطابق کندھوں پر گرائے ہوئے تھے۔ وہ دونوں فارمیسی میں داخل ہوئیں۔سیاہ رنگ کے کپڑے پہنے لڑکی کے دائیں ہاتھ میں سیاہ ڈبہ تھا۔ اب وہ کاؤنٹر پر کھڑے ہو کر کچھ کہہ رہی تھی اور وہ اس کو دیکھ کر فوراً پلٹ گیا۔تب ہی

www.novelsclubb.com

آسمانی رنگ کی فراک پہنے لڑکی نے اس کی جانب اشارہ کیا اور سیاہ رنگ کی لڑکی سے کچھ کہا۔اب سیاہ رنگ کے کپڑوں میں ملبوس لڑکی حیرت سے اس کے قریب آرہی تھی۔

اب وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل تھے۔

السلام علیکم! "اصیر نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا۔"

آج پہلے ہی دن میں اس پاگل لڑکی سے دوسری ملاقات! اصیر بیٹا تو نہیں بچنے والا۔اب یہ" پھر چیخے گی۔"اس نے من ہی من میں خود سے کہا۔

وعلیکم السلام! یہ لیں اس کیلئے شکریہ!"سیاہ باکس اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا جس" کو اصیر نے فوراً تھام لیا۔

صبح آپ پر چلانے کیلئے میں آپ سے معذرت تو بالکل نہیں کروں گی۔کیونکہ قصور آپ" کا بھی تھا۔مجھے ہیموفوبیا ہے اس لئے میں پینک کر گئی تھی۔خیر آپ اپنی آنکھوں کا اگر علاج کروائیں گے تو آئندہ ایسے غیر متوقع حادثات سے سامنے والے کو زیادہ نقصان نہیں ہوگا۔"اس سے پہلے وہ کچھ کہتا وہ وہاں سے جا چکی تھی۔ایک دن میں دوسری دفعہ اس کی

خوبصورت آنکھوں پر اس لڑکی نے ایک انتہائی برا تبصرہ کیا تھا۔ لیکن وہ اپنی سنا کر جا چکی تھی۔

محترمہ چیخنے کے ساتھ ساتھ منہ سے آگ بھی نکالتی ہیں!" یہ دوسرا انکشاف تھا جو اس" نے ایک ہی دن میں زخرف کے حوالے سے کیا تھا۔

اصیر بھائی! یہ لیں تیار ہو گیا آپ کا فرسٹ ایڈ باکس۔" اصیر نے لڑکے سے سیاہ رنگ کا وہ" باکس لیا سر کو ذرا سا خم کیا جیسے شکریہ کہنا چاہ رہا ہو، کچھ پیسے تھمائے اور فارمیسی سے باہر نکل گیا۔

گھر پہنچا تو دروازے پر ہی داؤد مل گیا۔

یہ آپ دودو کیوں لے آئے ہیں؟" داؤد نے حیرانی سے پوچھا۔"

میں نہیں لایا وہ پاگل لڑکی ملی تھی فارمیسی پر۔ اسی نے دیا ہے یہ۔" اس نے سر کو جھٹکتے" ہوئے کہا۔

اچھا اس کا والا کون سا ہے؟" داؤد نے شرارت سے پوچھا تو اصیر نے غصے اور بیزاری کے" ملے جلے تاثرات سے اس کو زخرف والا تھمایا۔

www.novelsclubb.com

بھائی!!!!"داؤد نے چیخنے والے انداز میں کہا۔"

داؤد کان کا پردہ پھاڑنا ہے میرا آج تم سب نے چیخ چیخ کر؟"اصیر نے غصے سے اس کی" جانب رخ کرتے ہوئے کہا۔

یار اس میں تو ایک ہزار روپے پڑے ہیں۔"داؤد نے زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔"

ایک ہزار؟۔۔۔کیوں؟"اصیر نے خود کو نارمل رکھنے کی پوری کوشش کی مگر ناکام رہا۔"

ایک ہزار میں تو میں ایسے دو باکس تیار کروالوں۔اب میں اس کو یہ پیسے واپس کروں گا تو" وہ ایک دفعہ پھر میری آنکھوں پر کوئی فتویٰ جاری کردے گی جو کہ مجھے بالکل قبول نہیں ہے۔چپ کر کے اندر آجاؤ۔"اصیر نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا اور اندر چلا گیا۔

اچھا یہ پیسے میں لے لیتا ہوں۔آج کل ہاتھ ویسے بھی ہاتھ بہت ٹائٹ ہوا ہے۔"داؤد" نے میسنوں کی طرح وہ پیسے اپنی جیب میں ڈالے اور اصیر کے پیچھے دوڑتا ہوا اندر چلا گیا۔

****

www.novelsclubb.com

وقت اپنی رفتار کے ساتھ جیسے چلتا ہے، ویسے چلتا رہا۔ کیلنڈر پر تاریخ بدلی تو آہستہ آہستہ حالات بھی بدلنا شروع ہو گئے۔ آج زخرف کو یونیورسٹی جاتے ہوئے چار ماہ گزر گئے تھے لیکن وقت کا پتہ ہی نہیں چلا۔ کبھی کبھار وقت اتنی تیزی سے گزرتا ہے کہ ماضی کے کچھ پنّوں کو پلٹ کر دیکھیں تو لگتا ہے کہ یہ تو کچھ دنوں پہلے ہی کی بات تھی۔

ہلکے جامنی رنگ کی قمیص کے ساتھ ہم رنگ ٹراؤزرز پہنے اور گلے میں سفید رنگ کا دوپٹہ لئے وہ اس وقت لائبریری میں بیٹھی کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مگن تھی تب ہی کوئی اس کے مقابل رکھی کرسی پر آکر بیٹھا۔ اس نے ایک نظر اٹھائی اور دیکھا تو ایک دبلا پتلا سا لڑکا جس کے بال سیاہ رنگ کے تھے لیکن بیچ میں سے لڑیوں کی مانند کچھ بال بلونڈ رنگ کے بھی تھے۔ عجیب و غریب پرنٹ کی آدھی آستینوں کی شرٹ پہنے، گلے میں سیاہ رنگ کی چین اور ہاتھ میں کڑا پہنے وہ لڑکا اب زخرف کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ زخرف نے اس کی جانب دیکھا اور بھنویں بھینچتے ہوئے اس کو دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو کیا مسئلہ ہے؟ لیکن اس لڑکے پر کوئی اثر نہ ہوا۔ کچھ دیر تک یونہی وہ زخرف کو دیکھتا رہا اور ہاتھ ہلا ہلا کر بولا۔

www.novelsclubb.com

تمہارے فیس پر ٹین ہو گیا ہے مائی گرل !۔۔۔ہاں !اور سکن بہت ڈرائی (خشک)" "ہو رہی ہے۔میں تمہیں ایک ماسک بتاتا ہوں اس کو اپلائی کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

ایکسکیوز می ؟آپ کون ؟"زخرف نے استفہامیہ نظروں سے اس کو دیکھا اور کہا۔"

"Oh! Let me introduce myself. This is Tony ...... Tony Jutt!"

اس نے اپنا نام اتنے فخر سے بتایا تو زخرف نے اس کی آواز پر غور کیا وہ کچھ زنانہ قسم کی تھی یا شاید وہ بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔فالحال پہلے مشاہدے سے تو یہی لگتا ہے کہ وہ ایک اچھا خاصہ مرد جس نے اپنا بیڑا غرق کرر کھا ہے۔

"!تو مسٹر ٹونی جٹ !میں نے آپ سے کوئی مشورہ نہیں مانگا"

ہاں تم نے مانگا نہیں ہے مائی گرل لیکن میں ایسے ہی مشورے دیتا ہوں۔پڑھائی کے" ساتھ ساتھ ہمیں اپنی سکن کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔تم ماسک نوٹ کر لو۔بلکہ نہیں تم نہیں کرو گی تم لڑکیوں کے شروع میں ایسے ہی نخرے ہوتے ہیں۔ایک دفعہ ماسک لگانے کے بعد تم لوگوں کو ٹونی جٹ کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔"اب کہ وہ طنزیہ

www.novelsclubb.com

مسکرایا، آنکھیں اوپر چڑھائیں اور اپنے پیٹ سے چپکے چھوٹے سے بیگ سے ایک نوٹ پیڈ نکال کر اس پر کچھ لکھنے لگا۔ایک منٹ تک مسلسل لکھنے کے بعد اس نے وہ کاغذ نوٹ پیڈ سے اکھیڑتے ہوئے زخرف کے سامنے رکھا۔

"یہ لو! یہ ہے پنک ماسک (Pink Mask)! اچھا میں تمہیں اس کے استعمال کرنے کا طریقہ بتا دیتا ہوں۔سب سے پہلے تم نے تربوز کے دو بڑے چمچ جوس لینا ہے۔ اس کے بعد ساتھ سے آٹھ باداموں کو گرائینڈ کرنا ہے اور اس میں ڈال دینا ہے۔اس کے بعد تم نے دو چمچ دہی کے ڈالنے ہیں، پھر اس میں ایک بڑا چمچ میدے کا ڈالنا ہے۔اس کو ایک ہفتہ لگاؤ۔سکن گلو بھی کرے گی۔ٹین بھی ختم ہو جائے گا اور نیچرل پنکش لک بھی آئے گی۔چلو اب میں چلتا ہوں۔" کسی ماہر کی طرح وہ یہ سب اپنی بناوٹی زنانہ آواز میں کہہ کر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

ناچاہتے ہوئے بھی زخرف نے وہ پیج اٹھا کر اپنی نوٹ بک میں رکھ لیا۔تب ہی کوئی جانا پہچانا سا وجود ٹھیک اسی جگہ پر آکر بیٹھا جس پر کچھ دیر پہلے ٹونی بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ ٹونی کیا کہہ رہا تھا آپ سے؟" حور نے بیٹھتے ہی سوال کیا۔

تم جانتی ہو اس بلا کو؟" زخرف نے حیرانی سے پوچھا۔"

جی میرا کلاس فیلو ہے اور کلاس کا ٹاپر بھی۔ پڑھائی اور سکن کے معاملے میں بے حد سنجیدہ" ہے۔ ہر آتے جاتے کو ٹوٹکے بتا رہا ہوتا ہے جو کہ ننانوے فیصد درست بھی ہوتے ہیں۔ کہتا ہے انسان کو اپنا خیال خود رکھنا چاہیے۔ اور کسی کی سکن خراب ہو یہ ٹونی جٹ کو برداشت نہیں۔ کہیں آپ کو بھی کوئی ٹوٹکا تو بتا کر نہیں گیا؟" حور نے زخرف کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے اندازہ لگانا چاہا لیکن ناکام رہی۔ کچھ دیر تک زخرف کتاب کے صفحوں کو پلٹتی رہی اور کچھ دیر بعد حور کو مخاطب کیا۔

"حور!"

جی کہیں؟" حور نے دونوں ہاتھوں کو میز پر رکھتے ہوئے کہا۔"

کیا میری سکن پر ٹین ہو رہا ہے؟ یا میری سکن خراب ہو رہی ہے؟" زخرف نے ماتھے پر" بل لاتے ہوئے کہا۔

"نہیں! مجھے نہیں لگتا لیکن آپ کی سکن شاید تھوڑی رف ہو گئی ہے۔"

تو یہ تم مجھے اب بتا رہی ہو حور؟ تمہیں پتہ ہے میں اپنی سکن کو لے کر کتنی کونشئیس" ہوں!" زخرف نے افسوس کے ساتھ کہا۔

اچھا چلیں ناراض نہ ہوں۔ٹونی کے ٹوٹکے کا تجربہ کر کے دیکھتے ہیں۔" حور نے اپنی مسکراہٹ کو ضبط کرتے ہوئے کہا۔

****

انسان جتنی مرضی کوشش کر لے،ماضی کا سایہ کسی آسیب کی طرح اس سے چمٹ کر رہ جاتا ہے۔کاش ہمارے پاس زندگی کی کتاب سے ماضی کے چند صفحات کو پھاڑ کر جلا دینے کا آپشن ہوتا۔تو زندگی کتنی آسان ہو جاتی۔

www.novelsclubb.com

سیاہ رات اپنی تاریکی سے ہر سفید کو بھی سیاہ کر دیا تھا۔اپنی سیاہی میں خیر اور شر کو جذب کرتی اس رات میں وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اپنے سر کو پکڑے درد سے کراہ رہی

تھیں۔ کسی نے آہستہ سے دروازہ اندر کی طرف دھکیلا اور اس درد سے کراہتے وجود کو دیکھ کر اس کی جانب لپکا۔

"پھوپھو! کیا ہوا ہے آپ کو؟" ذوہان نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا لیمپ روشن کیا اور خدیجہ کے بازوؤں کو نرمی سے پکڑتے ہوئے کہا۔

"ذ۔۔۔ذو۔۔۔ذوہان!" درد کی شدت کی وجہ سے ان کی آواز کانپنے لگی تھی۔

"م۔۔۔۔میرے س۔۔۔۔سر میں بہت درد ہے۔ مجھے کوئی میڈیسن دے دو۔ ورنہ یہ سر درد سے پھٹ جائے گا۔"

"پھوپھو بہت ہو گیا اب۔ اٹھیں ہم ابھی ڈاکٹر کے جا رہے ہیں۔ آپ کی اس حالت کا اگر زخرف کو پتہ چل گیا تو وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی۔ اٹھ جائیں پھوپھو۔ ہمت کریں۔" ذوہان نے بے بسی سے خدیجہ کو کہا۔

"ابھی نہیں پھر کبھی چلیں گے۔ تم مجھے یہ میڈیسن دے دو۔" خدیجہ نے پاس پڑی میز پر رکھی دوائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ذوہان اپنی جگہ سے اٹھا۔ وہ دوائی اٹھائی اور

www.novelsclubb.com

خدیجہ کے ہاتھ میں تھمائی۔خدیجہ نے اس کو پانی کے ساتھ لیا۔اب وہ قدرے بہتر نظر آرہی تھیں لیکن دوا کے اثر کی وجہ سے ان پر غنودگی طاری ہونے لگی۔

ذوہان!"نیم بے ہوشی میں اس کو نرمی سے مخاطب کیا گیا۔"

جی جی کہیں پھوپھو!"ذوہان نے ان کے اوپر کمفرٹر ڈالتے ہوئے کہا اور ان کے پائینتی" بیٹھ گیا۔

مجھے لگتا ہے خدیجہ شاہ کی موت بہت قریب ہے۔موت کا ڈر تو کب کا جا چکا ہے میرے" بچے!خوف تو اس بات کا ہے کہ اگر موت سے پہلے اس سے نہ مل پائی تو؟"خدیجہ نے آہستہ سے آنکھیں بند کیں تو آنکھ کے کنارے بھیگ گئے۔آنکھیں بند کرنے کے باوجود چہرے پر خوف کی لہر واضح تھی۔کوئی اپنی موت کی بات اتنی آسانی سے کیسے کر سکتا ہے؟ یہ سن کر ہی ذوہان کا دل کانپ اٹھا۔

www.novelsclubb.com

ایسے مت کہیں پھوپھو!آپ کو پتہ ہے نا کہ آپ میری بیسٹ فرینڈ ہیں۔میں آپ سے" اپنے دل کی ہر بات کہتا ہوں۔آپ مجھ سے اپنا ہر دکھ بانٹتی ہیں۔آپ چلی گئیں تو میں تو جیتے جی مر جاؤں گا۔آپ کو کھونے کا خسارہ ہر خسارے سے بڑا ہے پھوپھو۔میں آپ کو

کچھ نہیں ہونے دوں گا اور میرا آپ سے وعدہ ہے کہ میں اُس سے آپ کو ملوا کر ہی رہوں گا۔ یہ میرا وعدہ ہے آپ سے پھوپھو۔" یہ کہتے ہوئے ایک آنسو ٹوٹ کر اس کے کالر میں جذب ہوا تو اس نے دیکھا کہ خدیجہ شاہ نیند کی وادیوں میں سیر کیلئے جا چکی تھیں۔ اس نے نرمی سے ان کے چہرے کی جانب دیکھا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور کمرے سے چلا گیا۔

****

ستمبر کا مہینہ شروع ہو چکا تھا۔ اس وقت وہ اپنے بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی۔ تب ہی کسی کی سسکیوں کی آواز سے وہ یکدم اٹھ بیٹھی۔ اس نے اپنے سائیڈ ٹیبل پر پڑا لیمپ روشن کیا اور آنکھیں مسلتے ہوئے کمرے میں ایک نظر دوڑائی تو حور اپنا سر گھٹنوں میں گرائے رو رہی تھی۔ زخرف فوراً اپنے بیڈ سے اٹھی اور حور کے پاس جا بیٹھی۔

کیا ہوا حور؟ رو کیوں رہی ہو؟" زخرف نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ حور نے اپنا سر اٹھایا" تو اس کی آنکھوں کے پپوٹے سوجھے ہوئے تھے۔ یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ کتنی ہی دیر

روتی رہی ہو۔ حور نے اس کو جیسے ہی دیکھا تو وہ زخرف کے گلے لگ گئی اور ایک دفعہ پھر رونے لگی۔

اس چند ماہ کے عرصے میں زخرف اور حور کی بہت اچھی دوستی ہو گئی تھی۔ وہ دونوں اکھٹے یونی جاتے تھے اور اگر وقت ملتا تو قریبی جگہوں پر گھومنے بھی چلے جاتے تھے۔ ان دونوں کی آپس میں خوب جمتی تھی اور اس کی وجہ زخرف کی خوش مزاجی اور حور کی نرم مزاجی تھی۔ وہ دونوں یونی سے آکر ایک دوسرے سے بہت ساری باتیں کرتے تھے۔ آج تک زخرف کی اتنی پکی دوست کوئی نہیں بنی تھی جتنی حور تھی۔ پانچوں وقت کی نمازیں پڑھنے کے ساتھ کبھی کبھار تہجد پڑھنا، روز فجر کے وقت قرآن پاک کی تلاوت کرنا، کبھی کبھار وو کلز اونلی نشید سننا، لیکن اس کے باوجود وہ حمنہ جیسی نہیں تھی۔ وہ کبھی اپنی عبادات کے اشتہار نہیں لگاتی تھی۔ وہ باقی مسلمانوں جیسی نہیں تھی جو بھٹکے ہوؤں کو دیکھ کر جج کریں۔ ان کو نیچا دکھائیں۔ وہ کچھ الگ تھی۔ سب سے منفرد! اور اسی وجہ سے زخرف کو اس سے بہت انسیت تھی۔

www.novelsclubb.com

حور کو خود سے الگ کرتے ہوئے زخرف نے پوچھا۔

"کیا ہوا ہے حور؟ایسے کیوں رو رہی ہو؟مجھے بتاؤ، کسی نے کچھ کہا ہے؟آج یونی میں کچھ ہوا ہے؟تم مجھے بس اس کا نام بتادو میں اس کی طبیعت سیٹ کردوں گی۔"زخرف نے حسبِ معمول سوالوں کا پلندہ کھولتے ہوئے کہا۔اس کے لہجے میں فکر مندی واضح تھی۔

حور نے بھیگی پلکوں سے اس کی جانب دیکھا اور رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"م۔۔۔مجھے اپنی ممی اور ڈیڈی کی بہت یاد آرہی ہے زخرف!" مسلسل رونے کی وجہ سے اب اس کی ہچکی بندھ گئی تھی۔

"تو تم ان سے بات کرلو!کچھ دنوں کی چھٹیوں پر ان کے پاس چلی جاؤ۔تمہارا فون اب تک ریپئر ہو کر نہیں آیا؟"حور نے اس کے ان سوالات کا جواب دینے کے بجائے خاموشی اختیار کی۔تب ہی زخرف نے اپنا فون اٹھایا اور حور کے سامنے کیا۔

"یہ لو!جب تک بات کرنی ہے کرو۔لیکن ایسے مت رو حور!تم میری بہت اچھی دوست ہو۔میں اپنے سے جڑے لوگوں کو یوں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی۔پلیز ایسے مت رونا آئندہ!"زخرف نے التجائیہ انداز میں آنکھوں میں نمی لاتے ہوئے کہا۔حور اس کی اس بات پر ہلکا سا مسکرائی اور کہنا شروع کیا۔

تمہارا بہت شکریہ زخرف! لیکن میں ان سے بات نہیں کر سکتی۔"یہ کہتے ہوئے ایک" دفعہ پھر اس کی آنکھوں کے کٹورے بھیگنا شروع ہو گئے تھے۔وہ"آپ" سے "تم"پر چھ ماہ میں پہلی دفعہ آئی تھی۔شاید انسان پر اعتبار کرتے کرتے اتنا ہی عرصہ لگ جاتا ہے۔۔۔یا شاید اس سے بھی زیادہ کا! کسی کے ساتھ ہنسنے کا،اس سے باتیں کرنے کا مطلب یہ تو نہیں کہ آپ اس پر اعتبار بھی کر بیٹھے ہیں۔اعتبار کے کمرے تک پہنچنے کیلئے تو ان گنت زینوں کو پار کرنا پڑتا ہے۔تب جا کر ہم کسی پر اعتبار کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ تب جا کر کسی کے دل میں موجود اعتبار کے کمرے میں ہمیں جگہ ملتی ہے۔لیکن یہ جگہ بنانا بڑا ہی مشکل کام ہے۔اور زخرف نے آج حور کے اعتبار کو جیت لیا تھا۔کچھ لوگ دوسروں پر بڑی جلدی اعتبار کر لیتے ہیں اور کچھ کو اعتبار کرتے کرتے ایک عرصہ لگ جاتا ہے اور حور ان لوگوں میں سے تھی جن کو لوگوں پر اعتبار کرنے کیلئے ایک عرصے کا وقت درکار تھا۔

www.novelsclubb.com

اونہوں! یہ شکریہ کیسا؟دوستی میں نو سوری اور نو تھینک یو! اور تم کیوں بات نہیں" کر سکتیں ان سے ؟"زخرف نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے نا سمجھی سے کہا۔

لوگ کہتے ہیں دوستی میں نو سوری اینڈ نو تھینک یو لیکن میں ایسا نہیں سوچتی، اگر دنیا کا ہر" جذبہ اپریسئیشن (حوصلہ افزائی) مانگتا ہے تو دوستی بھی اس اپریسئشن کی حقدار ہے۔" اس نے نرمی سے نم آنکھوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے کہا۔

اور گھر والوں سے بات کیوں نہیں کر سکتیں؟"زخرف نے اپنے سوال کو ایک دفعہ پھر" دہراتے ہوئے کہا۔ حور تھوڑی دیر تک یہ سن کر خاموش رہی پھر بیڈ پر لیٹ گئی۔ زخرف نے اس کی اس حرکت کو بخوبی نوٹ کیا اور وہ سمجھ گئی کہ شاید اس کو ابھی وقت چاہیے سب بتانے کیلیۓ۔ وہ ایسی ہی تھی جب تک سامنے والا آرام دہ ہو کر اس کو اپنی بات نہیں بتاتا تھا وہ کبھی اس کی بات سننے کیلیۓ ضد نہیں کرتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ خدیجہ شاہ کے سیاہ ماضی سے وہ آج تک ناواقف تھی۔ لیکن وجہ یہ نہ تھی کہ خدیجہ، زخرف کو بتانا نہیں چاہتی تھیں بلکہ وجہ یہ تھی کہ ان کو وہ سب بتاتے ہوئے بہت تکلیف ہوتی تھی اور زخرف ان کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا اور اپنے بیڈ پر جا کر لیٹ گئی لیکن نظریں چھت پر موجود تھیں۔ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد حور کی پر کشش آواز نے کمرے میں ارتعاش پیدا کیا۔ اور زخرف نے اتنی زور سے حور کی جانب گردن کی جس سے کڑک کرتی آواز پیدا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"مجھ سے میرے گھر والے نہیں ملتے زخرف! کیونکہ میں ایک "کنورٹڈ مسلم" (Converted Muslim) ہوں۔ دو سال پہلے ہی ان لوگوں نے مجھے گھر سے نکال دیا تھا۔" یہ سن کر زخرف اپنی جگہ سے اٹھی اور حور کے بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی۔ اب حور سرہانے سے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی جبکہ زخرف اس کے مقابل آلتی پالتی مار کر بیٹھی اس کو توجہ سے سن رہی تھی۔

"میں پہلے ایک عیسائی (Christian) تھی۔ حور الفردوس پہلے ہینا کرسٹی (Hannah Christie) تھی۔ میں نے اپنوں سے دھوکا کھایا ہے زخرف۔ مجھے غیروں پر اتنی جلدی اعتبار نہیں آتا۔ آج مجھے ایک کزن نے میسج کر کے بتایا کہ ڈیڈی کی حالت بہت خراب ہے۔ یہ کہہ کر اس نے مجھے بلاک کر دیا۔ میں نے دوسرے نمبر سے بھی رابطہ کرنے کی کوشش کی زخرف لیکن میری آواز سنتے ہی اس نے مجھے اس نمبر سے بھی بلاک کر دیا۔ دو سال پہلے میں نے اسلام قبول کیا تھا۔ تب سے میرے گھر والے مجھ سے نہیں ملتے۔ میں نے ان کو بہت سمجھایا لیکن وہ میری بات نہیں مانتے۔ جس دلدل سے میں نکل کر آئی ہوں۔ اس دلدل میں میرے گھر والے دھنستے چلے جا رہے ہیں۔ میں بے بس ہوں میں کچھ نہیں کر سکتی۔ رات کے دو بجے انہوں نے مجھے گھر سے نکالا تھا۔ اس

رات کو میں نہیں بھول سکتی۔ وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے سے نہیں جاتا۔ میں پوری کوشش کر رہی ہوں کہ میرا سیاہ ماضی، منی سکرٹس پہننے والی، گانوں کو روح کی غذا سمجھنے والی، کبھی کبھار شراب بھی پی لینے والی اور نا جانے کیا کچھ کرنے والی وہ مینا کرسٹی مجھے کبھی یاد نہ آئے۔ لیکن میرا سیاہ ماضی مجھے کچھ نہیں بھولنے دیتا۔ ابھی کسی نے مجھے میسج کر کے بتایا ہے کہ ڈیڈی کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔" یہ کہہ کر وہ ایک دفعہ پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ یہ سب زخرف کیلئے نیا تھا وہ اب بھی اس کی باتوں کے زیر اثر تھی۔ وہ سمجھ رہی تھی کہ ابھی حور کہے گی کہ یہ سب مذاق ہے لیکن اس کو روتے دیکھ کر زخرف کے دل کو کچھ ہو رہا تھا۔ یہ سن کر زخرف کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی مانند گرنے لگے جن کو وہ چاہ کر بھی روک نہ پائی۔

میں کیا کر سکتی ہوں تمہارے لئے؟ ہم صبح چلیں تمہارے گھر؟ میں ان سے بات کروں" گی۔" زخرف نے امید سے بھرپور لہجے میں کہا۔ حور نے زخمی مسکراہٹ کے ساتھ اس کو دیکھا اور کہنا شروع کیا۔

وہ مجھ سے جڑے کسی انسان کی شکل نہیں دیکھنا چاہتے۔ میں اپنے ڈیڈی کی سب سے" لاڈلی تھی۔ مجھے ان پر بہت مان تھا زخرف۔ انہوں نے مجھے رات کے دو بجے نکالتے ہوئے

www.novelsclubb.com

یہ کیوں نہیں سوچا کہ میں کہاں جاؤں گی؟لیکن میں یہ سب بھول چکی ہوں۔"اللہ تعالیٰ

قرآن پاک میں فرماتا ہے نا کہ:-

اَحَسِبَ النَّاسُ اَن یُّترَکُوا اَن یَّقُولُوا اٰمَنَّا وَھُم لَا یُفتَنُونَ

ترجمہ:-

کیالوگوں نے یہ گمان کرر کھاہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں"

"ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دیں گے؟

(سورۃالعنکبوت:-۲)

www.novelsclubb.com

یہ آیت میرے دل کے بہت قریب ہے۔اس آیت سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔

جب میں نے اسلام قبول کیا۔تو مجھے میرے گھر والوں نے نکال دیا،میرے سب دوست مجھ سے چھوٹ گئے،میری بچپن سے ولسن کے ساتھ منگنی طے تھی۔ہم دونوں ایک دوسرے کو بہت چاہتے تھے۔اور تمہیں پتہ ہے وہ مجھے کیا کہتا تھا؟"حور نے زخرف کی

جانب دیکھتے ہوئے زخمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔زخرف نے ناسمجھی میں نفی میں سر ہلایا اور آنکھیں چھوٹی کیں جیسے کہنا چاہتی ہو کیا؟

وہ کہتا تھا ہینا، ولسن کے دل کی سلطنت کی ملکہ ہے۔وہ کہتا تھا تمہارے بغیر زندگی کا ایک" دن، سو صدیوں کے برابر لگتا ہے۔وہ کہتا تھا تم میرے لئے ہر زخم کا مرہم بن کر زمین پر اتاری گئی ہو ہینا۔یہ سب جملے سننے میں کتنے رومانوی لگتے ہیں۔لیکن ان سب جملوں میں ایک چیز مشترک ہے اور وہ مشترک چیز سب سے زیادہ تکلیف دہ ہے اور وہ ہے کہ 'وہ یہ سب صرف کہتا تھا۔'اس نے بھی مجھے قبول نہیں کیا۔اس نے محبت کا پاس نہیں رکھا۔ وعدے کرنے کیلئے تو ایک دنیا ہوتی ہے۔وعدے نبھانے کیلئے فقط چند لوگ۔جب میں نے اسلام قبول کیا تو اس نے مجھے کہا تھا کہ مجھے تم گھن آتی ہے۔میں اس کو کیا بتاتی مجھے بھی ہینا کرسٹی سے گھن ہی آتی تھی۔لیکن جب میں نے یہ آیت پڑھی نا تو میرے اندر تک سکون اتر گیا۔مجھے پتہ چل گیا کہ یہ تو میری آزمائش ہے۔اور مجھے ہر صورت میں اس کو پاس کرنا ہے۔شروع میں میں واقعی بہت برا محسوس کرتی تھی کہ یہ سب تو میں نے اللہ کے لئے کیا تھا اللہ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟اللہ نے میری مدد کیوں نہیں کی؟اللہ چاہتا تو لوگوں کی زبانیں بند ہو سکتی تھیں!میں کیوں برداشت کروں لوگوں کے طنزو

www.novelsclubb.com

طعنے؟تب مجھے سمجھ آئی صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے سے میں یہ سوچ رہی ہوں کہ اب لوگ میرے بارے کچھ نہیں کہیں گے؟ وہ بس مجھے سراہیں گے! میری آزمائش میں اگر پانچ فیصد لوگوں نے مجھے سراہا اور میری حوصلہ افزائی کی وہیں ناوے فیصد لوگوں نے میرا حوصلہ پست بھی کیا۔ مجھے اس بات کا احساس دلایا کہ تم اس چمکتی ہوئی دنیا کو، اس عیش کو چھوڑ کر اس دنیا میں آگئی ہو جہاں اتنی پابندیاں ہیں۔ جہاں تم قیدی بن کر رہو گی۔ بہت سے لوگوں نے تو یہ بھی کہا کہ اپنی زندگی میں مزے لے کر اب یہ نیک بننے کا ڈھونگ رچا رہی ہے۔ تم خود سوچو اگر وہ دنیا اتنی اچھی ہوتی تو کیا میں وہ سب چھوڑتی؟ لیکن پھر میں نے خود کو سمجھایا کہ اگر نفسا نفسی کے دور میں بھی لوگ میرے بارے میں بات کر رہے ہیں تو مجھے اس بات سے پریشان نہیں بلکہ خوش ہونا چاہیے۔ ان لوگوں کے الفاظ نہیں تھے، چابک تھے! واقعی چابک تھے! لیکن اس وقت مجھے شکوہ نہیں کرنا تھا۔ مجھے زبان سے شکایت نہیں کرنی تھی وہ وقت میری آزمائش کا وقت تھا سب ایسے ہی لکھا تھا، سب ایسے ہی ہونا تھا اور سب ایسے ہی ہوا! اُس وقت میں نے جانا کہ اب مجھے زبان سے شکوے شکایتیں نہیں کرنیں۔ دل سے صبر کرنا ہے، زبان سے شکر کرنا ہے۔ یہ سب مشکل تھا، واقعی مشکل تھا لیکن ناممکن نہیں تھا! اور سب سے بڑھ کر میں نے اپنے

'اس سفر' میں جو جو سیکھا وہ الفاظ میں نا قابلِ بیان ہے۔ یہ سب تمہیں بتانے کا مقصد یہ ہے کہ جب ہم پر کوئی مشکل وقت آتا تو ہمیں مایوس ہر گز نہیں ہونا چاہیے۔ لوگوں کے چابک جیسے الفاظ پر ہم نے خود کو اداس نہیں کرنا بلکہ وہ مشکل وقت ہماری 'آزمائش' ہے اور لوگوں کے الفاظ ہماری 'حوصلہ افزائی' ہیں۔ بس ہم نے زبان اور دل سے شکوے شکایتیں نہیں کرنی بلکہ 'صبر اور شکر' کرنا ہے۔ کیونکہ جب ہم نے یہ کہہ دیا کہ ہم 'ایمان' لے آئیں ہیں تو اب ہمیں 'آزمایا' بھی جائے گا۔ یہ آزمائش کا مرحلہ کچھ لوگوں کا آسان ہوتا ہے اور کچھ کا مشکل! آپ بہت کچھ کھو دیتے ہیں لیکن سب سے مزے کی بات یہ کہ "آپ ساری دنیا کو 'کھو' کر 'اللہ' کو پا لیتے ہیں۔ اور یہی اس آزمائش کا بہترین 'صلہ' ہے۔

اپنے مسحور کن الفاظ کا سحر بکھیرتی حور، زخرف کو نا جانے کس دنیا میں لے گئی تھی۔ وہ خاموش ہوئی تو کمرے میں اس کے الفاظ کا سحر بھی ٹوٹا۔

www.novelsclubb.com

تو تمہیں کیسے پتہ چلا کہ جس رستے پر تم ہو وہ غلط ہے؟" زخرف نے کچھ سوچتے ہوئے" پوچھا۔

تھا کوئی محسن جس نے مجھے میری اوقات یاد دلادی۔ لیکن یہ لمبی کہانی ہے پھر کبھی" سناؤں گی۔" حور نے مدھم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

چلو ٹھیک ہے۔ اب سو جاتے ہیں صبح یونیورسٹی سے آکر تمہارے گھر چلیں گے۔ ایک" آخری کوشش کرنے میں کیا حرج ہے۔" حور اس کی ہاں میں ہاں ملائے بغیر نہ رہ سکی اور وہ حور کے بیڈ سے اٹھ کر اپنے بیڈ پر جا لیٹی۔

****

اصیر زخرف کا ہم جماعت تھا یہ بات اس کو اگلے دن ہی معلوم ہو گئی تھی۔ جب وہ کلاس میں تیسری صف کی پہلی کرسی پر بیٹھا ہاتھ میں پکڑے پین کو ایک عجیب سے انداز میں گھما رہا تھا۔ ان دونوں کی آپس میں بہت کم بات چیت ہوتی تھی کیونکہ وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے کتراتے تھے۔ اس وقت وہ گراؤنڈ میں بیٹھا کسی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا جب کوئی وجود اس کے سامنے آکر رکا۔ اس نے کتاب بند کی اور نظریں اوپر اٹھا کر اس وجود کو دیکھا جس کے چہرے پر دھوپ کی روشنی پڑ رہی تھی۔ اس کو دیکھتے ہی اصیر کی

آنکھیں چندھیا گئیں شاید دھوپ کی تپش کچھ زیادہ ہی تھی۔وہ اٹھ کھڑا ہوا۔اب وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل تھے۔آج پہلی دفعہ اس نے زخرف کو غور سے دیکھا تھا۔اس کی آنکھیں گہری تھیں۔کچھ دنوں پہلے کسی کتاب میں اس نے ایک شعر پڑھا تھا۔ کیا تھا وہ؟؟؟وہ اس کو دیکھتے ہی سوچ میں پڑ گیا۔دماغ پر زور ڈالنے کے بعد اس کو یاد آیا۔

یونہی بس ایک شعر کیا تھا تمہارے نام

دس بیس بار اس پہ مقرر کہا گیا

سوچو وہ آنکھیں کس قدر حسین ہیں جنہیں

اکیسویں صدی میں سمندر کہا گیا

www.novelsclubb.com

وہ دل ہی دل میں سوچنے کی بجائے آہستہ آواز میں بڑبڑایا۔

جی؟"زخرف کی آواز سے وہ خیالات کی دنیا میں واپس آیا۔"

ج۔۔۔ج۔۔جی؟ کہیں" وہ دنیا کی پہلی عورت تھی جس کے سامنے وہ بات کرتے ہوئے جھجکتا تھا۔

آپ نے کچھ کہا ہے؟" زخرف نے بھنویں بھینچتے ہوئے استفسار کیا۔"

نہیں آپ کو کچھ کہنا ہے؟" اصیر نے سنجیدگی کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے پوچھا۔"

ہاں جی! پروفیسر علی آپ کا پوچھ رہے تھے۔ کافی دیر سے وہ آپ کو ڈھونڈ رہے ہیں۔" آپ یہاں دکھے تو میں نے سوچا بتادوں۔" عام سے انداز میں کہہ کر وہ جانے لگی تو اصیر بڑبڑایا۔

(واہ یہ لڑکی نارمل انداز میں بھی بات کرتی ہے؟)

www.novelsclubb.com

آپ نے کچھ کہا ہے؟" زخرف کے قدم رکھنے اور وہ واپس پلٹی۔"

جی میں نے کہنا تھا شکریہ آپ کا میں ابھی پروفیسر علی سے مل لیتا ہوں۔"اصیر نے ہلکی سا" مسکراتے ہوئے کہا۔

(واہ! یہ کھسکا سکریو مسکراتا بھی ہے؟)زخرف نے من ہی من میں سوچا۔

وہ ایک دفعہ پھر جانے لگی تو اصیر نے اس کو مخاطب کیا۔

زخرف!"نام بے تکلفی سے لیا گیا تھا۔زخرف پلٹی اور استفہامیہ نظروں سے دیکھا۔"

جی کہیں؟"ایک دفعہ پھر عام سے لہجے میں جواب دیا گیا۔"

اس دن آپ کو دروازہ میں نے جان کر نہیں مارا تھا۔دراصل مجھے اندازہ نہیں تھا آپ" اندر ہوں گی۔میں ایک دفعہ پھر معذرت خواہ ہوں۔"پانچ ماہ پرانی بات کو اس وقت دہرانے کی کیا تک بنتی تھی؟وہ خود یہ بات سمجھنے سے قاصر تھا۔شاید وہ چاہتا تھا کہ زخرف تھوڑی دیر اور رکے۔لیکن وہ لڑکی ہمیشہ جلدی میں ہوتی تھی۔

اٹس اوکے!آپ کو معذرت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اور یہ بات اب پرانی ہو چکی" ہے۔زخم زیادہ نہیں تھا لیکن خون تھوڑا زیادہ تھا۔اور میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ مجھے

www.novelsclubb.com

ہیموفوبیا ہے۔میرے شدید ری ایکشن کی وجہ بھی یہی تھی کہ مجھے خون سے خوف آتا ہے۔"وہ اس کو وضاحت کیوں دے رہی تھی؟ یہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔اس سے پہلے وہ اور کچھ کہتے زخرف وہاں سے چلی گئی اور ایک دفعہ پھر وہ اپنی سنا کر جا چکی تھی۔ایک دفعہ پھر اس کو بولنے کا موقع نہیں دیا گیا تھا۔وہ منظر سے غائب ہوئی تو اصیر نے پروفیسر علی کے آفیس کا رخ کیا۔

****

وہ دونوں حور کے گھر کے بالکل سامنے کھڑے تھے۔وہ گھر کم اور محل زیادہ تھا۔گھر کا دروازہ کھلا تھا اسی لئے وہ دونوں اندر آ گئے۔

www.novelsclubb.com

(اس محل کو چھوڑ کر وہ اس ہاسٹل میں رہ رہی ہے۔کیا اللہ کیلئے یہ سب چھوڑنا واقعی اتنا آسان ہے؟)زخرف نے تعجب سے دل میں سوچا۔

حور نے ہلکے زرد رنگ کی کھلی فراک اور اس پر سفید رنگ کا حجاب زیب تن کیا ہوا تھا۔ اس کے مقابلے میں زخرف نے کریم کلر کی گھٹنوں سے ذرا نیچے تک آتی سادہ فراک اور دوپٹے کو سر پر ٹکایا ہوا تھا۔

اندر داخل ہوتے ہی ولسن کی نظر حور پر پڑی تو وہ فوراً اس کے قریب آیا۔ تقریباً چھ فٹ لمبا، ایک کان میں چھوٹی سے بالی پہنے، صاف اور سفید رنگت والا وہ لڑکا دکھنے میں مناسب لگ رہا تھا۔

ہینا؟ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" آنٹی ابھی صدمے میں ہیں۔ تم یہاں سے چلی جاؤ ابھی " ورنہ بہت تماشہ ہو گا۔" ولسن نے ذرا سخت لہجے میں کہا۔

ہینا نہیں حور الفردوس! اور میں بس ڈیڈی کی شکل دیکھوں گی۔ پھر چلی جاؤں گی۔ مجھے " بس ایک آخری دفعہ انہیں دیکھنا ہے۔" نام بتاتے ہوئے اس کا لہجہ بارعب تھا لیکن پھر رندھے ہوئے لہجے میں اس نے التجائیہ انداز میں کہا اور اندر چلی گئی۔ اندر ماتم کا سا سماں تھا۔ اس کی ماں اندر بیٹھی اپنے خسارے کا سوگ منا رہی تھی۔ حور نے ان کو ایک نظر دیکھا تو آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ دو سال!۔۔۔۔ دو سال بعد وہ اپنے گھر والوں

کو دیکھ رہی تھی۔ خواب تھا یا کوئی حقیقت؟ وہ مینا تھی یا حور؟ زندگی واقعی ان دو سالوں میں بدل گئی تھی یا وہ اب بھی ویسے ہی گمراہ تھی؟ وہ دبے قدموں کے ساتھ اندر گئی۔ تو (حور کی والدہ) کی نظر حور پر پڑی۔ انہوں نے آنکھیں چھوٹی کر کے (Rose) روز اس وجود کے ہونے کی تصدیق کرنا چاہی اور پہچان لینے پر وہ چھوٹی آنکھیں حیرانی سے پھیل گئیں۔

وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھیں اور حور کی طرف آئیں۔

تم؟۔۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" لہجہ کھردرا تھا۔ آنکھیں ڈبڈبا رہی تھیں۔"

م۔۔۔ مم۔۔۔ ممی میں آپ سے ملنے آ۔ آ۔۔۔ آئی ہوں۔۔۔ مجھے ایک دفعہ ڈیڈ کو" دیکھنے دیں۔" وہ ہکلا رہی تھی۔ وہ جیسی بھی تھیں اس کی ماں تھی ایک عرصہ تھا جو ان کے ساتھ گزارا تھا۔ اس عالیشان محل کو چھوڑ کر معمولی سے ہاسٹل میں رہنا، عام زندگی گزارنا آسان نہیں تھا۔ لیکن وقت ایک بہترین استاد ہے سب سکھا دیتا ہے۔ وقت بہترین طبیب ہے، ہر زخم پر مرہم لگا دیتا ہے۔ لیکن یہ وقت کبھی کبھار کتنا ظالم ہو جاتا ہے اور یہ سب

سے زیادہ سفاک تب بنتا ہے جب اپنوں کی اصلیت سامنے لاتا ہے، تب وقت سے واقعی نفرت ہوتی ہے۔ آہ! یہ ظالم وقت!!

"کیا مطلب ہے ڈیڈ سے ملنے آئی ہو؟ نہ 'تم' ہماری بیٹی ہو اور نہ جون (حور کے والد) تمہارے ڈیڈ! اب مزید تماشہ مت لگاؤ یہاں اور (انہوں نے سر سے پاؤں تک حور کا جائزہ لیا) دفعہ ہو جاؤ یہاں سے!" انہوں نے منہ سے کف اڑاتے ہوئے نفرت سے کہا۔

"لیکن ممی ایک دفعہ مجھے ڈیڈ کی شکل تو دیکھنے دیں!! پلیز ممی!!" اس نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔ آنسو متواتر آنکھوں سے نکل رہے تھے۔

"ولسن گارڈز کو بلاؤ۔" انہوں نے ولسن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکمیہ انداز میں کہا۔

"انکل کی شکل تو دیکھنے دیں آنٹی! پھر وہ کہہ تو رہی ہے کہ چلی جائے گی۔" داخلہ دروازے پر جو سختی دکھائی تھی دکھالی تھی۔ اب اپنی چاہت کی اور تذلیل اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ پچھلے دو سالوں سے وہ خود کو سمجھاتا آیا تھا کہ اس کو مینا سے نفرت ہے۔ تو پھر آج اس کو دیکھ کر ایسا کیوں لگا جیسے اگر آج وہ چلی گئی تو ولسن بھی ختم ہو جائے گا۔ ولسن مٹی ہو جائے گا۔ اس نے تو کہا تھا کہ مجھے تم سے گھن آتی ہے۔ آج یہ الفاظ

یاد کرنے پر خود سے حقارت کیوں محسوس ہورہی تھی؟ شاید وہ واقعی ہینا کرسٹی سے گھن کھاتا تھا لیکن آج تو وہ حورالفردوس تھی۔ ہینا کرسٹی سے وہ شاید نفرت ہی کرتا تھا۔ محبت تو اس کو حورالفردوس سے ہوگئی تھی۔

"بس ولسن! اب تم اس کی طرف داری مت کرنا!"

اور تم! (انہوں نے زخرف کو نخوت سے پکارا) اپنی دوست کو یہاں سے عزت کے" ساتھ لے جاؤ۔۔۔۔ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔" وہ بے یقینی سے حور کی والدہ کو دیکھتی رہی اور حور کے ساتھ نیچے زمین پر بیٹھی۔

اتنی نفرت؟ کوئی ماں اپنی بیٹی سے کیسے کر سکتی ہے؟ کیا اللہ کیلئے کوئی اپنی ماں کو بھی چھوڑ) سکتا ہے؟(اس نے یونہی خود سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

حور! میری جان سے پیاری دوست! جب اتنا کچھ سہہ لیا ہے اللہ کیلئے تو یہ بھی سہہ لو۔ تم" واقعی فردوس کے قابل ہو۔ جنت الفردوس کے! اب سمجھ آئی ہے کہ جنت کن لوگوں کیلئے بنی ہے۔ مجھے یقین آگیا ہے۔ پلیز اٹھ جاؤ۔ پلیز!!" زخرف نے نرمی سے حور کے

کندھوں کو پکڑا۔اس کی آنکھوں میں چھایا کرب واضح تھا۔ لیکن وہ بے بس تھی۔ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ دونوں کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ ہو گئی تھیں۔ وہ دونوں اٹھیں اور باہر چلی گئیں داخلہ دروازے پر پہنچتے ہی ولسن باہر بھاگا بھاگا آیا۔اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔

سنیں!" وہ دونوں اس کی آواز پر پلٹیں۔"

جی کہیں!" زخرف نے سختی سے کہا۔ جبکہ حور خاموشی سے زمین پر دیکھ رہی تھی۔"

آپ مجھے اپنا نمبر دے سکتی ہیں؟ میں وعدہ نہیں کر رہا لیکن میں کوشش کروں گا کہ "تھوڑی دیر تک آپ کو ویڈیو کال کر لوں تاکہ ایک دفعہ حور انکل جون کی شکل دیکھ سکے۔" اس نے اپنے لب کاٹتے ہوئے پریشانی سے کہا۔ زخرف نے بھنویں سکیڑتے ہوئے اس کو دیکھا اور کہا۔

www.novelsclubb.com

لکھیں نمبر اور اپنی پوری کوشش کیجئے گا کہ آپ اس بات کو یقینی بنائیں۔ بہت شکریہ "آپ کا!" اپنا نمبر لکھواتے ہی وہ جانے لگی۔

سنیں حور!" اب حور نے اس کو نظریں اٹھا کر دیکھا۔ آنکھیں اور ناک مسلسل رونے کی وجہ سے سرخ تھے۔ پپوٹے سوجھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک نظر اٹھا کر ولسن کو دیکھا۔ اس کی نظروں میں گلہ تھا۔ کس مان سے وہ اب بھی ان نظروں سے اسے دیکھ گئی تھی۔

میں اپنے رویے کیلئے آپ سے معذرت چاہتا ہوں ح۔۔ حور!" نام لیتے ہوئے وہ اب بھی جھجک رہا تھا لیکن یہ کہتے ہی وہ وہاں سے چلا گیا۔ زندگی میں پہلی بار اس نے حور کو 'آپ' سے مخاطب کیا تھا۔ کیا وہ اس کیلئے پہلے سے زیادہ انجان ہو گئی تھی یا معتبر؟ اس وقت یہ اندازہ لگانا مشکل تھا۔ حور کا گھر ہاسٹل سے پندرہ منٹ کی مسافت پر تھا اس لئے وہ دونوں پیدل ہی آئی تھیں۔ لیکن موسم نے بھی آج لوگوں کی طرح بدلنے کی ٹھان رکھی تھی۔ سورج کو بادلوں نے اپنی اوٹ میں چھپا لیا۔ گہرے سیاہ بادل یکدم آسمان پر چھانا شروع ہو گئے۔ اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ وہ دونوں ایک سایہ دار درخت کے نیچے کھڑی ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

تم فکر نہ کرو سب ٹھیک ہو جائے گا حور!" زخرف نے اس کو نرمی سے کہا۔"

ان شاءاللہ زخرف! لیکن یہ بارش! اب ہم ہاسٹل کیسے جائیں گے؟ میرا نہیں خیال کہ یہ اتنی جلدی رکنے والی ہے۔" حور نے پریشانی سے زخرف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اچانک سفید رنگ کی گاڑی ان کے سامنے آکر رکی۔ فرنٹ سیٹ کا شیشہ نیچے ہوا تو اندر بیٹھے شخص کو پہچاننے میں آسانی ہوئی۔

آپ دونوں یہاں کیا کر رہی ہیں؟" بارش کی وجہ سے وہ اونچا بول رہا تھا۔"

زخرف اور حور نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔اور کندھے اچکائے۔ بارش تھی کہ تھمنے کا نام لینے کی بجائے اور تیز ہو رہی تھی۔ان کے کوئی جواب نہ دینے پر وہ گاڑی سے اترا اور ان سے ذرا فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔سیاہ رنگ کی ٹی شرٹ کے ساتھ ہم رنگ پینٹ پہنے۔ ہلکے گیلے بالوں کے ساتھ وہ اچھا لگ رہا تھا۔

آپ دونوں یہاں کیا کر رہی ہیں؟"اس نے ایک دفعہ پھر ان سے پوچھا۔"

آپ کو واقعی آنکھوں کے علاج کے ضرورت ہے۔ پلیز آپ اپنا علاج کروائیں! آپ کو" نظر نہیں آتا بارش ہو رہی ہے اور ہم اس کے رکنے کا انتظار کر رہے ہیں۔انتہائی بے تکے سوالات کرتے ہیں آپ۔" ایک دفعہ پھر اس کی آنکھوں پر بات ہوئی تھی۔

(لعنت ہو تم پر اصیر جو تم گاڑی سے نکلے!)

زخرف میں اپنی آنکھوں کا علاج ضرور کروالوں گا۔" کتنی بے تکلفی سے وہ اس کا نام لیتا" تھا۔ایسے جیسے صدیوں پرانا تعلق ہو۔

اگر آپ برا نہ مانیں تو میں آپ کو ہاسٹل تک چھوڑ سکتا ہوں!" زخرف نے اس کو" گھورتے ہوئے دیکھا۔

میں نے آپ کو کہا ہے 'اگر' آپ برا نہ مانیں!" اصیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔دنیا میں" اگر کسی سے سید اصیر ضیدی ڈرتا تھا تو وہ زخرف زبیر تھی۔آج دونوں کو اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

نہیں ہمیں آپ کی لفٹ کی ضرورت نہیں ہے۔آپ تھوڑا آگے جائیں گے تو آپ کو اور" بہت لوگ مل جائیں گے ان کو لفٹ دیں اور ثواب کمائیں۔" زخرف نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا۔

زخرف میں ہر کسی کو لفٹ نہیں دیتا۔ ہر کسی کیلئے بارش میں گاڑی سے نہیں نکلتا۔ ایدھی" سینٹر نہیں کھول رکھا میں نے!"اس نے زخرف کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔ حور ان دونوں کی باتوں کو بیزاری سے سن رہی تھی۔

یہ آفر صرف خاص لوگوں کیلئے ہے۔" یہ بات وہ زیرِ لب بڑبڑایا۔ تب ہی زخرف کے" فون پر گھنٹی بجنا شروع ہو گئی۔ کوئی غیر شناسا نمبر تھا۔ زخرف نے کانوں سے فون لگایا لیکن بارش کی وجہ سے آواز نہیں آرہی تھی۔ حور نے استفہامیہ نظروں سے اس کو دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ کون ہے؟ زخرف نے کان سے فون ہٹا کر سکرین کارخ حور کی طرف کیا اور وہ لمحے کے ہزارویں حصے میں اس نمبر کو پہچان گئی۔

یہ تو ولسن کا نمبر ہے۔" حور نے پرجوش لہجے میں کہا۔"

گاڑی میں بیٹھ کر سن لیں اگر ضروری کال ہے۔ آواز آجائے گی۔"اصیر ذرا سا آگے ہوا" اور زخرف کو آہستہ سے کہا۔

چلیں جی! بیٹھیں! نابینا ہونے کے ساتھ ساتھ ڈھیٹ بھی واقع ہوئے ہیں آپ!""" زخرف نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔ تو اصیر نے بیک سیٹ کا دروازہ کھولا اور وہ دونوں

اندر بیٹھ گئیں۔ فون پر ایک دفعہ پھر گھنٹی بجی جو کہ اب ویڈیو کال کی تھی زخرف نے فوراً فون اٹھایا اور اپنی طرف کا کیمرہ آف کیا۔ سکرین پر اس وقت تابوت میں پڑی نعش نظر آ رہی تھی۔ حور نے دیکھتے ہی یکدم اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا۔ اور زخرف سے فون لیا۔ ولسن کچھ کہہ رہا تھا لیکن وہ تابوت میں پڑے اس بوڑھے وجود کو دیکھ رہی تھی۔ اصیر نے ابھی ڈرائیو کرنا شروع نہیں کیا تھا۔ اس نے زخرف کی طرف دیکھا جس کی آنکھیں نم تھیں۔

حور! حوصلہ کرو۔" حور کی ہچکی بندھ گئی تھی۔ اصیر کو کچھ عجیب سا لگ رہا تھا۔"

آپ کے پاس پانی ہے؟" زخرف نے اصیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"

نہیں! میرے پاس نہیں ہے۔ لیکن یہاں پاس ایک مارٹ ہے۔ ہم وہاں سے لے سکتے" ہیں۔" اصیر نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

ولسن نے کال کاٹ دی تھی یا شاید رابطہ منقطع ہو گیا تھا۔ لیکن اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا تھا۔ مطلب اس کو وعدوں کا پاس رکھنا اب بھی آتا تھا۔ لیکن تب کیوں توڑا جب سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ زخرف نے حور سے فون لیا اور اصیر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

نہیں آپ ہمیں بس ہاسٹل چھوڑ دیں۔ بہت شکریہ آپ کا!'ز خرف نے حور کے آنسو" صاف کرتے ہوئے کہا۔اصیر نے گاڑی سٹارٹ کی۔ہاسٹل پہنچتے ہی وہ دونوں باہر نکلیں، بارش اب پہلے سے زیادہ تیز ہو گئی تھی اور بھیگ تو وہ دونوں پہلے ہی گئی تھیں۔ حور فوراً اندر چلی گئی۔ جبکہ زخرف اندر جانے لگی پھر مڑی اور اصیر کی گاڑی کی جانب آتے ہوئے کہا۔

شکریہ آپ کا!"اس کا لہجہ اصیر سے بات کرتے ہوئے کبھی نرم نہیں پڑا۔یا شاید کسی بھی" مرد سے بات کرتے ہوئے وہ اپنا لہجہ نرم نہیں رکھ پاتی تھی۔وہ مقابل کی جتنی مرضی مشکور ہوا گر سامنے والا مرد ہے تو وہ کبھی اس سے نرم لہجے میں بات نہیں کر پاتی تھی۔اس سے کی ہی نہیں جاتی تھی۔اصیر کو معلوم تھا کہ وہ بھیگ چکی ہے تب نظریں نیچے کر کے سر کو ذرا سا خم دیا، ہلکا سا مسکرایا اور وہاں سے غائب ہو گیا۔احترام، عزت، سامنے والے کو آرام دہ کر دینے والی نگاہ۔سب کچھ تو تھا اس میں۔وہ کسی افسانوی کردار کی طرح تھا۔ہر طرح سے پرفیکٹ لیکن آپ کی رسائی سے بہت دور!!

****

www.novelsclubb.com

آج ایک سال بعد وہ شاہ ہاؤس جا رہی تھی۔اس کو ایک ماہ کی چھٹیاں نصیب ہوئی تھیں۔بیچ میں وہ چکر لگاتی رہی تھی لیکن ایک سے دو دن کیلیئے اور پھر واپس چلی جاتی تھی۔

گھر پہنچ کر وہ سب سے ملی پھر اپنے کمرے میں آرام کیلیئے چلی گئی۔ایک ہفتے بعد حمنہ کی باہر کی فلائٹ تھی۔اٹھتے ہی وہ باہر لان سے گزرتی کوئی سرونٹ کوارٹر میں چلی گئی۔سفید ڈھیلی اور کھلی قمیص کے ساتھ ہم رنگ شلوار پہنے، بالوں کو پونی میں مقید کیے۔دھلے دھلائے چہرے کے ساتھ آج وہ کافی اچھی لگ رہی تھی۔دروازے پر ہلکی سی دستک دے کر وہ اندر آئی۔کمرہ چھوٹا مگر سلیقے سے سجایا گیا تھا۔پرانے طرز کا ڈبل بیڈ، سامنے رکھی سنگھار میز تھی۔سنگھار میز کے دائیں جانب پلاسٹک کی دو کرسیاں رکھی گئی تھیں۔اور دیواروں پر نقلی پتوں کی بیلیں سجائی گئی تھیں۔اندر آ کر وہ خوش دلی سے مسکرائی تو بخش بابا اپنی جگہ سے اٹھ کر باورچی خانے میں چلے گئے۔

السلام علیکم!"آج ہائے کی جگہ سلام کرنے پر وہ خود بھی ایک لمحے کیلیئے ٹھٹکی۔پھر آہستہ" آہستہ قدم اٹھا کر وہ طاہرہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام! بیٹھ جا پتر! کیا حال ہے؟" طاہرہ جو بیڈ پر لیٹی تھیں۔ سرہانے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئیں۔

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں اب؟ میں بس کچھ مصروف تھی اس لئے آپ کو لینے نہیں آ سکی۔ ذوہان کو میں نے کہہ دیا تھا کہ وہ آپ کو وہاں سے لے آئیں۔ اب بتائیں کیسی ہیں آپ؟"

"میں ٹھیک ہوں۔ اللہ تم دونوں کو خوش رکھے۔ بڑے اچھے ہسپتال سے ذوہان بیٹے نے میرا اعلاج کروایا ہے۔ سارا خرچہ اس نے اپنے ذمے لے رکھا ہے۔" منہ پر تبسم سجائے اس بوڑھے وجود کے لہجے میں اظہارِ تشکر تھا۔

"چلیں اب آپ آرام کریں اور اپنا خیال رکھیں۔ میں اب ایک ماہ آپ کا دماغ کھاتی رہوں گی۔ بس جلدی سے ٹھیک ہو جائیں پھر انڈہ پراٹھا بھی تو کھانا ہے آپ کے ہاتھ کا!" اس نے شرارت سے ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا۔

"جیتی رہ میری بیٹی!" طاہرہ نے زخرف کا ماتھا چوما اور وہ سرونٹ کوارٹر سے باہر آ گئی۔ باہر نکلی تو ذوہان کی گاڑی اندر آتی نظر آئی۔ چھوٹے کٹے بال، سفید شرٹ پر سیاہ جینز پہنے

وہ آج اچھا لگ رہا تھا۔ گاڑی سے نکلتے ہی اس نے لان کے وسط میں کھڑی زخرف کو ایک نظر مسکرا کر دیکھا اور قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا۔ اب وہ اس کے سامنے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔

"السلام علیکم!" آج وہ صبح سے سب پر سلامتیاں بھیج رہی تھی۔ یہ تبدیلی اس کے ساتھ ساتھ باقیوں کیلئے بھی غیر متوقع تھی۔ لیکن تبدیلی اگر مثبت ہو تو وہ غیر متوقع ہو کر بھی اچھی لگتی ہے۔

"وعلیکم السلام! کیسی ہو!" ذوہان نے آنکھوں میں چمک لاتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔ آئیں اندر چلتے ہیں۔" زخرف نے مسکرا کر اندر کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔

"جی جی چلیں!" ذوہان سر کو ذرا سا خم دیتا اس کے ساتھ اندر کی جانب چلا گیا۔ اب وہ فریش ہو کر سب کے خدیجہ کے کمرے میں بیٹھا تھا۔ کیف اور ذوہان بیڈ کے سامنے موجود لیدر کے صوفے پر جبکہ زخرف، خدیجہ کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی تھی۔

تو پھر کیسا جارہا ہے تمہارا الاء؟"ذوہان نے نارمل انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ناجانے" منگنی کے بعد زخرف کو دیکھ کر اس کی مسکراہٹ تھمنے کا نام کیوں نہیں لیتی تھی۔

اچھا جارہا ہے۔شروع میں تھوڑی مشکل ہوئی تھی لیکن اب میں نے ایڈجسٹ کر لیا" ہے۔اوپر سے میری روم میٹ بہت اچھی ہے۔بہت سلجھی ہوئی،سب سے مختلف،میں نے ویسی لڑکی نہیں دیکھی کبھی۔وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔زندگی میں پہلی دفعہ کوئی لڑکی مجھے اتنی اچھی لگی ہے۔ہم دونوں سارا دن،ساری رات بھی باتیں کرتے رہیں تب بھی نہیں تھکتے!"زخرف ٹھوڑی کو ہتھیلی پر گرائے بول رہی تھی۔

اچھاااااا تنی اچھی ہے؟"کیف نے اچھا کو کھینچتے ہوئے کہا۔"

ہاں جی اتنی ہی اچھی ہے۔"زخرف نے اس کو منہ چڑھاتے ہوئے فوراً جواب دیا۔"

پہلے دن تو کسی نابینا سے پالا پڑا گیا تھا۔اور پینٹیشن والے دن تو میرا بازو ہی زخمی کر دیا تھا" اس نے۔اور آپ کو معلوم ہے کہ مجھے خون سے کتنا خوف آتا ہے۔مگر اف پھوپھو میں آپ کو کیا بتاؤں وہ مجھ سے اتنا ڈرتا ہے کہ بس!!!میرے سامنے اس کی بولتی بند ہو جاتی ہے۔"وہ اپنے لبوں کو کاٹتے ہوئے جوش کے ساتھ اس نابینا کا حال بتا رہی تھی۔

"کون ہے وہ؟۔۔۔۔ تمہارا کلاس فیلو؟" ذوہان نے مدھم مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

"ہاں جی! کلاس فیلو ہی ہے۔ خیر تم بتاؤ کیف تمہاری پڑھائی کیسی جارہی ہے؟" زخرف نے فوراً بات کا رخ بدلا۔

"اچھی جارہی ہے۔ چند ماہ بعد فائنل ایگزامز ہیں۔" کیف کے فون پر نوٹیفیکیشن سے ٹن کی آواز آئی تو وہ میسج پڑھتا ہوا وہاں سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر تک یونیورسٹی کے قصے سنانے کے بعد ذوہان نے زخرف کو اشارہ کیا تو وہ اب اصل مدعے پر آئی۔

"پھوپھو!" اس نے نرمی سے خدیجہ کے ہاتھ کو دباتے ہوئے کہا۔

"جی جی کہیں!" نرمی سے ہی جواب آیا۔

"مجھے چھٹیاں نہیں ہوئی ہیں۔ بلکہ میں ایک ماہ کی لیو پر آئی ہوں۔ اور میں واپس تب تک نہیں جاؤں گی جب تک آپ میرے اور ذوہان کے ساتھ ہسپتال چل کر اپنا معائنہ نہیں کروا لیتیں۔" لہجہ عام مگر اٹل تھا۔ خدیجہ نے خفگی سے ایک نظر ذوہان پر ڈالی جس پر ذوہان نے دونوں کندھے اچکائے۔ جیسے کہنا چاہتا ہو "میں کیا کروں۔ آپ میری نہیں سنتیں!"

www.novelsclubb.com

"لیکن تمہاری پڑھائی کا حرج نہیں ہو گا۔"

ہو گا! ظاہر ہے ہو گا! اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم چلیں اور جا کر آپ کا معائنہ کروائیں۔" لوں؟ یا ایک کی جگہ (appointment) آپ بتائیں کہ میں ڈاکٹر سے اپوائنٹمنٹ دو ماہ کی چھٹیوں کا کہہ دوں؟" زخرف نے چہرے کے تاثرات کو بمشکل سخت کرتے ہوئے کہا۔

نہیں تم ڈاکٹر سے اپوائنٹمنٹ لے لو! ہم چلیں گے۔" خدیجہ نے ہتھیار ڈالتے ہوئے" کہا۔

آج اتوار ہے اور آپ کی اپوائنٹمنٹ بدھ کو ہے۔" زخرف نے اپنی مسکراہٹ کو ضبط" کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ خدیجہ نے ناسمجھی سے آنکھیں چھوٹی کیں تو زخرف نے وضاحت دیتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

مزید وقت برباد نہیں کر سکتے ہم! میں پہلے ہی اپوائنٹمنٹ لے چکی ہوں۔" اب اس نے" نرمی سے مسکراتے ہوئے خدیجہ کی طرف دیکھا۔ مسکراہٹ مدھم پڑی، آنکھوں میں نمی ابھری تو اس نے کہنا شروع کیا۔

پھوپھو! میں آپ کی ہر بات مانتی ہوں۔جب سے میں گئی ہوں آپ نے اپنا خیال رکھنا" چھوڑ دیا ہے۔میں تو آپ کو کہہ کر گئی تھی کہ آپ خیال رکھیے گا۔آپ نے ذوہان کو بہت تنگ کیا ہے۔آپ کو اندازہ ہے کہ آپ میرے لئے۔۔۔بلکہ ہم سب کیلئے کتنی اہم ہیں؟آپ کو کچھ ہو گیا تو'میں 'کیا کروں گی پھوپھو؟میں روز اماں سے بات کروں یا نہ کروں میں آپ سے لازمی بات کرتی تھی۔پھوپھو میری تو عادت ہے جھوٹ بولنا لیکن آپ؟آپ نے مجھ سے یہ کیوں کہا کہ آپ ٹھیک ہیں؟جبکہ آپ ٹھیک نہیں تھیں۔آپ کو پتہ ہے جینے کیلئے کیا ضروری ہوتا ہے؟"ذوہان کو اس کو مسکرا کر سن رہا تھا۔ایک سال میں ان دونوں کی بات بہت کم ہوئی تھی۔وہ خود ہی کم بات کرتا تھا کیونکہ زخرف کو یہ چیزیں پسند نہیں تھیں۔لیکن اب تو وہ سامنے تھی،اب تو اس کو سنا جا سکتا تھا۔اس لئے وہ بند سکرین پر انگلیاں چلاتا ہوا زخرف کو پوری توجہ سے سن رہا تھا۔کچھ تو بدلاؤ آیا تھا اس میں!!۔۔۔۔لیکن سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ بدلی کہاں سے ہے؟

جینے کیلئے امید کی ضرورت ہوتی ہے۔آپ میری امید ہیں پھوپھو!اگر میری زندگی سے" امید ہی چلی گئی تو پھر میں کیسے جیوں گی؟خود پر ظلم نہ کیا کریں۔آپ کے بغیر زندہ رہنا

آسان ہے لیکن جینا بہت مشکل ہے یار! ایسے نہ کیا کریں۔"اس نے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا اور مسکرائی۔

بدھ کو میں تیار رہوں گی۔اب مجھے لے جانا یاد سے ہسپتال!!"خدیجہ نے دونوں" ہاتھوں کو سینے پر باندھتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا، لیکن آنکھوں میں نمی ان "کے بھی تھی۔

"جب آپ کے چاہنے والوں سے دنیا بھری ہے تو چاہ کر چھوڑ دینے والوں کا کیا غم منانا؟

اب زخرف نے اپنے چہرے کی رخ سامنے کیا تو نظر ذوہان پر پڑی۔جو اپنی سکرین پر انگلیاں پھیرنے میں مصروف نظر آرہا تھا۔

کیا کر رہے ہیں آپ؟"زخرف نے ایک ابرو اٹھاتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔"

م۔۔میں کچھ نہیں ایک ضروری میسج دیکھ رہا تھا۔ت۔۔تم بتاؤ ہوگئی بات؟ پھر کب" جارہے ہیں ہم لوگ ڈاکٹر کے پاس؟"اس نے اپنے کان کی لو مسلتے اور خود کو نارمل رکھتے ہوئے کہا۔

ہاں وہ تو ٹھیک ہے لیکن آپ کا فون الٹا پکڑ کر بھی چلتا ہے؟" زخرف نے شرارت سے" خدیجہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس پر دونوں کا چھت پھاڑتا قہقہہ گونجا۔ ذوہان نے فوراً فون کی طرف دیکھا جس کو اس نے واقعی الٹا پکڑا ہوا تھا۔ اس نے دانت نکالتے ہوئے اپنی کن پٹی کو مسلا۔

بدھ کو آپ تیار رہیے گا ہم چلیں گے۔ میں ذرا اب آرام کروں گا۔" یہ کہتا ہوا وہ وہاں" سے اٹھا اور یہ بڑبڑاتا ہوا کھسک گیا۔

یہ عاشقی کسی دن مروائے گی تجھے ذوہان کے بچے!" خود کو ملامت کیے بغیر وہ رہ نہ سکا۔"

****

لاہور کا مطلع آج خاصہ خوشگوار تھا۔ آسمان پر بادلوں کا بسیرا تھا۔ یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے یہ بادل ابھی برسنا شروع ہو جائیں گے۔ مغرب اتر چکی تھی اور رزق کی تلاش میں نکلے واپس گھروں کا رخ کر رہے تھے۔ زخرف نے سرخ رنگ کی قمیص کے ساتھ ہم رنگ ٹراؤزرز پہن رکھے تھے، گلے میں کھول کر دوپٹہ لیا ہوا تھا۔ آنکھوں پر مسکارہ اور چہرے پر

ہلکا پنک میک اپ کیے، بالوں کو کندھوں پر گرائے وہ اس وقت کہیں جانے کیلئے بالکل تیار لگ رہی تھی۔ کیف کو میسج کر کے وہ باہر گاڑی میں بیٹھ گئی۔ اس وقت وہ گاڑی میں بیٹھی تھی کہ فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر کوئی ساتھ بیٹھا۔

زخرف نے رخ موڑتے ہوئے اس وجود کو دیکھا۔ سیاہ ٹی شرٹ کے ساتھ، بالوں کو سلیقے سے سیٹ کیے، سیاہ پینٹ پہنے وہ اس وقت عام سے کپڑوں میں بھی جچ رہا تھا۔

"آپ بھی جا رہے ہیں ہمارے ساتھ؟" زخرف نے تعجب سے استفسار کیا۔

"میں ہی جا رہا ہوں بس 'آپ' کے ساتھ! تمہیں کچھ کتابیں ہی تو لینی ہیں۔ کیف مجھے کہہ رہا تھا اس کا موڈ نہیں ہے اس لئے میں تمہیں لے جاؤں، اب چلیں؟" وضاحت دیتے ہوئے اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"جی جی چلیں!" زخرف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

گاڑی سڑکوں پر رواں دواں تھی۔ جوہر ٹاؤن میں داخل ہوتے ہی گاڑی ایک سنسان جگہ پر آکر رک گئی۔ علاقہ اتنا سنسان نہیں تھا جتنا رات کی سیاہی نے اس کو کر دیا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟" زخرف نے پریشانی سے پوچھا۔

پتہ نہیں! رکو میں دیکھتا ہوں۔" گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ باہر نکلا، پیشانی پر پسینا" واضح تھا۔ وہ جیسے ہی گاڑی سے باہر نکلا۔ سیاہ رنگ کی گاڑی سے ایک لڑکا ہاتھ میں پستول اور چہرے پر رومال باندھے نکلا۔ اس کے ساتھ ایک اور لڑکا بھی تھا۔ جس کے ہاتھ میں بھی پستول تھی۔ ذوہان کی کنپٹی پر بندوق مارنے والے انداز میں رکھی گئی۔

فون نکال! جلدی کر!!!!" دوسرا لڑکا اس کی جیبوں کی تلاشی لے رہا تھا۔ گاڑی میں" بیٹھی زخرف نے یہ دیکھتے ہی ڈیش بورڈ پر پڑا ذوہان کا فون سیٹ کے نیچے چھپا دیا۔ اور گاڑی سے باہر نکلی۔ ذوہان کی پیشانی پر پسینے کے ننھے قطرات بڑھتے ہی جا رہے تھے۔ زخرف کو باہر نکلتا دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں اور وہ فوراً چیخنے والے انداز میں بولا۔

اندر جاؤ زخرف!!" کنپٹی پر بندوق رکھے لڑکے نے کمینگی سے زخرف کو دیکھا اور اپنے" ساتھی کو آنکھوں سے اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

گاڑی میں بٹھا اس کو!" وہ دوسرا لڑکا کمینگی کی ساری حدیں پار کرتا ہوا زخرف کی جانب" آ رہا تھا۔ سب اتنی جلدی میں ہو رہا تھا کہ کسی کو کچھ کرنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔ زخرف کی آنکھوں میں نمی ابھری، اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ذوہان کو دیکھا اور بے

بسی سے نفی میں سر ہلایا۔وہ لڑکا جیسے ہی زخرف کے پاس آیا پیچھے سے ذوہان نے اس لڑکے کو اپنی لات ماری اور کنپٹی پر پستول رکھے اس لڑکے کو اپنی کُہنی مار کر وہ وہاں سے بھاگنے والے انداز میں زخرف کو اشارہ کر کے گاڑی میں بیٹھنے لگا۔زخرف نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور کنپٹی پر بندوق رکھا لڑکا جس کی ناک پر کہنی لگنے کی وجہ سے خون بہہ رہا تھا۔وہ چہرے پر پہنے رومال سے ناک کو صاف کرتا درندوں کی طرح ذوہان کے قریب یہ کہتا ہوا آیا۔

تیری اتنی جرات۔۔۔۔(گالی)!!"اس نے ذوہان کے منہ پر اپنی پوری قوت سے مکا" مارا پھر وہاں موجود نفوس کو ایک ہی طرح کی زوردار آواز وقفے سے تین دفعہ سنائی دی۔ شاید تین گولیاں سامنے موجود وجود میں ڈالی گئی تھیں۔وہ ایک گولی ہی مارنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن پہلی گولی مارتے ہی ذوہان نے اس کے چہرے کو دیکھ لیا تھا۔چہرہ دیکھتے ہی آنکھیں حیرت سے پھٹیں اور اس درندے نے کمینگی سے مسکراتے ہوئے مزید دو گولیاں اس کی نذر کیں۔زخرف نے ایک زوردار چیخ ماری اور آنکھیں شور سے بند کرتے ہوئے کانوں پر ہاتھ رکھا۔دوسرا لڑکا فوراً سے بھاگتا ہوا اس کے قریب آیا۔سرسری نظر ذوہان کو دیکھا اور

اس شخص کو دیکھا جس کے چہرے سے رومال اتر چکا تھا۔ وہ نخوت سے اس وجود کو دیکھ رہا تھا۔

"ابے!!!! یہ کیا کر دیا۔ مارنا نہیں تھا۔ یہ نہیں بچے گا۔ بھاگ یہاں سے! بھاگ!!!!!" وہ لڑکا اس کو گاڑی کی طرف دھکیلتا ہوا اندر بٹھا رہا تھا۔ وہ ساتھ ساتھ اس پر چیخ بھی رہا تھا۔ زخرف نے ایک نظر اس لڑکے کی جانب دیکھا۔ جو اپنی گاڑی زن سے بھگاتے ہوئے وہاں سے لمحے میں غائب ہو گئے تھے۔ زخرف بھاگتی ہوئی ذوہان کے قریب آئی۔ اس کے بے جان وجود سے خون ابل رہا تھا۔ بادل جو اتنی دیر سے خود کو برسنے سے روک رہے تھے۔ وہ بھی برسنا شروع ہو گئے۔ شاید ان سے بھی یہ منظر دیکھا نہیں جا رہا تھا۔

"ذ۔۔۔زوہ۔۔ذوہان!!!" اس نے ذوہان کے بے جان وجود کو کندھوں سے پکڑتے ہوئے دل دہلا دینے والی چیخ ماری۔ اس کے قریب پڑے خون کو دیکھ کر زخرف کی حالت خراب ہو رہی تھی لیکن بارش اور رات کی سیاہی نے یہ احسان کیا تھا کہ وہ خون کو دیکھ نہ سکی تھی۔ وہ گاڑی کی طرف اپنا فون لینے بھاگی تو ذوہان کا فون نا جانے کتنی دیر سے بج رہا

تھا۔اس نے روتی آنکھوں سے اس کے فون کو دیکھا۔اس کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔فون کی سکرین پر ایک نام جگمگا رہا تھا۔

"Qaidi is calling"

زخرف نے کانپتے ہاتھوں سے فون اٹھایا اور روتے ہوئے ذوہان۔

ذوہان کو کوئی گولی مار گیا ہے۔"وہ کس مان سے فون پر بتا رہی تھی۔ لیکن فون شاید کٹ" چکا تھا۔اس نے روتے ہوئے ایمبولینس کو کال کی جس نے پانچ منٹ تک آنے کا کہا تھا۔وہ ذوہان کے پاس لپکی۔اور اس کا سر اپنے گھٹنوں پر رکھا۔

"آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔ایمبولینس آرہی ہے۔"

"Please don't die!.... please!!!"

www.novelsclubb.com

اس نے التجا کرتے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا جو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

زززز۔۔۔۔خ۔۔ر۔۔۔ف!!"اس بے جان وجود میں حرکت ہوئی اور بڑی ہمت" کر کے اس کا نام لیا گیا۔

مم۔۔یں۔میں۔۔۔۔نے۔۔۔۔ت۔۔مہیں۔۔۔ک۔۔کہا تھانا۔۔۔۔۔کہ "

تمہ۔۔۔۔ارے ساتھ۔۔۔۔۔زن۔۔۔۔زندگی اچھی گزر جا۔۔۔ئے۔۔۔۔گی۔"

شاید وہ رو رہا تھا۔تکلیف سے اس نے کراہتے ہوئے یہ جملہ ادا کیا۔شاید نہیں وہ رو ہی رہا تھا۔زخرف نے یہ سن کر بے اختیار اوپر نیچے سر ہلایا۔جیسے ہاں کہنا چاہ رہی ہو۔

ل۔۔۔لیکن۔۔۔۔۔۔زندگی ن۔۔۔۔۔نے مجھے یہ 'موقع' ہی ن۔۔۔۔۔۔ہیں دیا۔۔۔"

مجھے نہیں مرنا یار!!!!کچھ کرو!"کیا کچھ نہیں تھا ذوہان کے لہجے میں!تکلیف سے کراہتے اس وجود نے اپنی آخری خواہش کا اظہار کیا اور یہ کہتے ہی وہ وجود خاموش ہو گیا۔۔۔شاید ہمیشہ کیلئے!!شاید کچھ وقت کیلئے!!!آج کرہ ارض کے بے بس لوگوں میں ذوہان اور زخرف زبیر کا نام بھی لکھا جانا تھا۔

زخرف جواباً کچھ کہتی کہ اس کو اپنے قریب ایمبولینس رکتی دکھائی دی۔اس نے خالی آنکھوں سے اس وجود کو دیکھا جس کو سٹریچر پر لٹا کر ایمبولینس میں ڈالا جا رہا تھا۔اس نے غور سے اس وجود کو دیکھا جس کے چہرے پر مسکان تھی،سکون تھا۔۔۔لیکن خون سے لت پر اس وجود کو دیکھتے ہی اس کی حالت خراب ہونے لگی۔وہ ریسکیو اہلکار کے پاس گئی اور

www.novelsclubb.com

بمشکل ہکلاتے ہوئے بولا۔اس کا سانس بند ہو رہا تھا۔اتنا خون اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

"مجھے میں ایمبولینس میں نہیں آسکتی۔میں آپ کے پیچھے گاڑی لے کر آرہی ہوں۔مجھے ہیموفوبیا ہے۔میں خون نہیں دیکھ سکتی۔"اس نے روتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو نا جانے کیسے ضبط کرتے ہوئے وضاحت دی۔ریسکیو اہلکار نے اس کی بات کا جواب فقط ہاں میں سر ہلا کر دیا اور دروازہ بند کیا۔اب گاڑی چلنا شروع ہو چکی تھی۔زخرف نے خالی آنکھوں سے اس ریسکیو کی گاڑی کو دیکھا اور تیزی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی۔

اس سے خون نہیں دیکھا جائے گا۔تھوڑی دیر پہلے بولا گئے اس جملے میں کتنا جھوٹ تھا۔خون تو شاید آج وہ دیکھ بھی لیتی لیکن خون میں لپٹے اس وجود کو وہ کیسے دیکھتی جو اس پر اپنی جان نچھاور کرنے کیلئے بھی تیار تھا۔گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے کانپتے ہاتھوں سے اگنیشن میں چابی گھمائی۔اس کے کپڑے بھیگ چکے تھے۔آنکھوں سے آبشار کی مانند پانی نکل رہا تھا۔جس کو وہ چاہ کر بھی روک نہ پا رہی تھی۔گاڑی سٹارٹ کرتے ہی اس کو خیال آیا کہ یہ تو تھوڑی دیر پہلے خراب تھی۔اس نے غصے سے اپنا ہاتھ سامنے مارا اور گاڑی زن سے بھگاتی ہوئی ایمبولینس کے پیچھے لگا دی۔

www.novelsclubb.com

(Anything for you lady Zukhruf!)

(میں سوچتا ہوں تم ہو گی تو زندگی اچھی گزر جائے گی۔)

(مجھے ایک موقع ضرور دینا)

(زخرف کو کہیے گا اپنا خیال رکھے۔)

----

www.novelsclubb.com

(لیکن زندگی نے موقع ہی نہیں دیا۔)

ذوہان کی آوازیں گڈ مڈ ہو رہی تھیں۔وہ مسلسل روتے ہوئے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔ زندگی بہت بڑا دھوکا دے گئی تھی۔آسمان اور زمین گواہ تھے کہ کسی نے واقعی زخرف زبیر کو چاہا تھا۔آج تو زندگی نے حد ہی کر دی تھی!

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com